



احمدیہ  
گزٹ  
کینیڈا

جون 2016ء

رمضان مبارک!  
عید مبارک!



Ahmadiyya Muslim Jam'at

## شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

(سورة البقرة 2: 186)

(اس آیت) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔  
صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔  
کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس  
کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ  
ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی  
قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو  
دیکھ لے۔

(ملفوظات۔ جلد دوم۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 561)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

# احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلہ

رمضان المبارک

شمارہ 6

جلد نمبر 46

جون 2016ء

## فہرست مضامین

2	☆ قرآن مجید
2	☆ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
3	☆ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
4	☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے
7	☆ روزے کی غرض و غایت : خلفائے احمدیت کے فرمودات سے انتخاب از مکرم مولانا فرخ راہیل صاحب
9	☆ اعتکاف کی اہمیت و برکات : سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں
10	☆ روزہ کے صحت پر مفید اثرات از مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
12	☆ عید الفطر : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر معارف نصح کی روشنی میں از مکرم انیس احمد نقیص صاحب
16	☆ کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا
17	☆ لازمی چندوں کی اہمیت از مکرم خواجہ امتیاز احمد صاحب
19	☆ رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم خالد محمود نعیم صاحب
20	☆ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ از مکرم فضل اللہ نبیب صاحب
27	☆ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات
	☆ تصاویر: بشیر ناصر، مظفر ملک، اسعد سعید، شعبہ سمعی و بصری جامعہ احمدیہ کینیڈا اور بعض دوسرے

نگران

ملک لال خاں  
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارف

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور عثمان شاہد

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بیٹ

تزیین و زیبائش

شفیق اللہ

مینجر

مبشر احمد خالد

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

# قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفل نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ ۗ وَعَلٰى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَہٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنَ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لّٰہٗ ۗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدٰى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقٰنِ ۗ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمْ الْعُسْرَ ۗ وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوْا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(سورة البقرة 2: 184-186)

## حدیث النبی ﷺ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بول اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ (کیوں کہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ انظار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : كُلُّ عَمَلٍ اِبْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْرِيْ بِهٖ - وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ ، فَلْيَقُلْ : اِنِّيْ صَاۤىْمٌ - وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيْدهٖ لَخُلُوْفٌ فِى الصَّۤاۤىْمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمَسْكِ - لِلصَّۤاۤىْمِ فَرِحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا ، اِذَا افْطَرَ فَرِحَ ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ ، فَرِحَ بِصَوْمِهٖ .

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب هل يقول انى صائم اذا شتم)



## فدیہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو

جب انسان صدق دل سے اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا

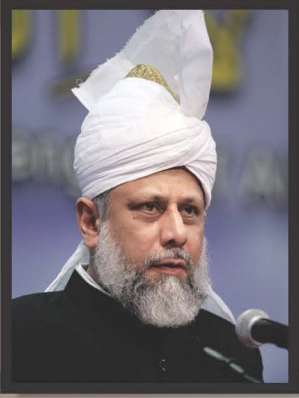
”وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ“ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ ...

میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ ...

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں کرتا ہے کب اُس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ ...

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔“

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 563-564 جدید ایڈیشن)



شیطان کے حملوں سے بچنے، خواتین کو پردہ کرنے، انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے پرہیز اور عہدیداران کو اپنے نیک نمونے دکھانے کی تلقین  
یہ زمانہ شیطان کے خلاف آخری جنگ کا ہے۔ شیطان کو شکست دے کر ہم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بننا ہے

جماعتی ویب سائٹ سے مستفید ہوں۔ خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2016ء بمقام مسجد ناصر گوٹن برگ، سویڈن کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ گھر میں ان کی اہمیت ہے، تو پھر سکون کی تلاش میں باہر نہیں نکلیں گے اور بے ہودگیوں میں نہیں پڑیں گے۔ ماں باپ بچوں کو مساجد سے جوڑیں، ذیلی تنظیموں کے پروگراموں میں شامل کروائیں۔ ذیلی تنظیموں سے بھی نہیں کہوں گا کہ اپنے ممبران کو سنبھالیں۔ پس عہدیداران اپنا رویہ ایسا رکھیں کہ ممبران کو جماعت سے جوڑیں، انہیں گمراہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے تو اس لئے کہ اس زمانہ میں شیطان کے خلاف آخری جنگ ہے اور شیطان کو شکست دے کر ہم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بننا ہے۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مسیح اور عظیم ہے۔ پس تم دعا کرو کہ تم شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔ عہدیداران اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں اور دعا کریں کہ ان کے رویہ کی وجہ سے کوئی بھی شیطان کی جھولی میں نہ جانے والا ہو۔ فرمایا کہ شیطان تو آخر وقت بھی اللہ کے ولیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہئے۔ فرمایا کہ فاسق و فاجر پر تو اس کے کھلے کھلے حملے ہوتے ہیں لیکن زاہدوں پر بھی حملے کرتا ہے۔ پس مومن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار کرنی چاہئے کہ وہ شیطان کے ہر شر سے بچائے۔ فرمایا آج کل دنیا ظلمنا انفسنا والی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(روزنامہ افضل ربوہ۔ 24 مئی 2016ء)

انٹرنیٹ بھی ہے۔ اکثر گھروں میں بڑوں سے لے کر چھوٹے بچوں تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک ٹی وی یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں، نتیجاً صبح آکٹھ نہیں کھلتی بلکہ ایسے لوگوں کو صبح نماز کے لئے اٹھنے کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی۔ نماز جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے ڈور لے جاتا ہے۔

حضور انور نے انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر احمدی گھرانے کو ان تمام برائیوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا کہ جب انسان کانوں اور آنکھوں میں برکت کی دعا کرے گا۔ جب سلامتی حاصل کرنے، اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے، بیویوں کے حق ادا کرنے، اولاد کے قرۃ العین ہونے کی دعا کرے گا تو پھر بے ہودگیوں اور فواحش کی طرف سے توجہ خود بخود ہٹ جائے گی اور یوں پورے گھر کو شیطان سے بچانے کا ذریعہ ایک مومن بن جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں ایم ٹی اے پر جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں اور جماعتی ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹی وی چینلز بھی دیکھنے ہوں تو وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بے ہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کیوں کہ اس سے خدا تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں، اس سے جہاں دینی فائدہ ہوگا وہاں اس سے شیطان سے بھی دوری پیدا ہوگی۔ اس سے گھروں میں سکون اور برکت بھی پیدا ہوگی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النور کی آیت 22 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو ہوشیار کیا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ ایک مومن بھی شیطان کے پنجرے میں گرفتار ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھے۔ شیطان انسان کو درغلانے کی خاطر نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ آیت اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ کس طرح برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے چھلتی ہیں۔ مثلاً ان لوگوں کی نظر میں عورتوں کا پردہ برائی ہے کیونکہ اس سے عورتوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بھی معاشرے کو دیکھ کر پردہ کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ اس کا ذکر تو قرآن کریم میں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عورت کی حیاء اس کا حیا دار لباس ہے۔ عورت کا تقدس، اس کا غیر مردوں سے بلاوجہ میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں۔ اس حکم میں آپؐ نے ایک اصولی ارشاد عطا فرمایا کہ نامحرم کبھی آپس میں آزادانہ جمع نہ ہوں کیوں کہ اس سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ برائیوں میں سے آج کل ٹی وی اور

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالت علیا تحریک جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

ایک زمانہ تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ہندوستان میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی جلسے کے لئے آنا، کراہیوں وغیرہ کے اخراجات کی وجہ سے بہت مشکل تھا، اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ سال بھر اس مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ جوڑتے رہیں تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے زیادہ راہ میسر آجائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کاروں کی تعداد ہی اتنی ہوتی ہے کہ انتظامیہ کو کار پارکنگ کے لئے خاص طور پر انتظام کرنا پڑتا ہے جو محنت طلب ہے، آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو جلسہ میں شمولیت کے لئے اپنے اوپر تنگی وارد کر کے اور تکلیف اٹھا کر جاتے ہوں گے۔ پس یہ بات جہاں اس لحاظ سے خوش کن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے ہیں وہاں ان بزرگوں کی اولادوں کے لئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں، اگر ہمارے خاندانوں میں ہمارے بزرگوں کے نیکی کے معیاروں کے مقابلے میں تیزی سے تنزل ہو رہا ہے تو ہماری حالت قابل فکر ہے، ہمارے کشائش اور ہماری کل بے فائدہ ہے، ہم دنیا تو کما رہے ہیں لیکن ہمارا دین کا خانہ خالی ہے، ایسی حالت میں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انسان دنیا کے دھندوں میں پڑ کر خدا تعالیٰ سے بالکل ہی تعلق ختم کر لیتا ہے اور شیطان کی جھولی میں جا گرتا ہے، جلسہ پر آنا ایک رسم بن جاتا ہے۔ کئی علوم ایسے ہوتے ہیں جن کو نبی سچھ سچھ سکتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو نبی کی ضرورت ہی نہ ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1400 سال بعد ایسی باتیں بتائیں

میں شمولیت کے لئے جانا تھا اور اصل مقصد تو جلسہ سالانہ میں شمولیت ہی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو اسلام کے حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ہنگری سے ایک دوست جلسہ میں شامل ہوئے، کہتے ہیں کہ چھوٹا بڑا ہر ایک کو سلام کر رہا تھا، پیار سے مل رہا تھا، مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ میں نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں، میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا، مجھ پر جلسہ کا عجیب اثر ہوا ہے، یقیناً میں اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو جماعت احمدیہ کے جلسہ کے بارہ میں بتاؤں گا۔

ملک شام سے ایک مہمان جن کے والد احمدی ہیں، ان کے والد صاحب کے ذریعہ انہیں تبلیغ تو ہوتی رہی لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسہ سے پہلے ان کے سوال و جواب ہوتے تھے تبلیغ صاحب کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود کے بارہ میں لیکن وہ نہیں مان رہے تھے۔ تبلیغ نے ان سے کہا کہ آپ درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی کرے۔ جلسہ کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا اور تبلیغی مہمانوں کے ساتھ میٹنگ تھی، اس کے بعد مہمان نے تبلیغ سے کہا کہ مجھے قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔

اٹلی سے آنے والے ایک عیسائی مہمان جو ایک تنظیم ریبلین آف پیس کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ویٹنی کن سٹی میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں، وہ بڑا اچھا اثر لے کر گئے ہیں، بلکہ انہوں نے واپس اٹلی جا کر ایک مضمون لکھا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ جلسہ سالانہ کا منظر نہایت حیران کن تھا، انسان کی نظر جب بڑے بڑے حروف میں لکھے پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، پر پڑتی ہے تو پہلا سوال یہ اٹھتا ہے کہ

جو موجود تھیں لیکن مسلمانوں کو ان کا علم نہ تھا یا صحیح فہم نہ تھا مطلقاً تمام مذاہب کی صداقت بے شک بعد میں ان کی تعلیم میں تحریف ہوگئی اور وہ مذاہب اپنی اصلی حالت میں نہ رہا، جس طرح بدھا ہیں، زرتشت ہیں، کرشن ہیں، اپنے زمانے کے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور صداقت کے حامل تھے، جو لوگ اپنے پیشواؤں کی صحیح تعلیم کو مانتے ہیں، دوسروں کی نسبت ان کی حالت بہتر ہے۔ پس اس روحانی لڑائی کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی روحانیت کے نئے زمین و آسمان پیدا نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں، ایک یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، خدا کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو، صرف قریبی رشتہ دار ہی نہیں بلکہ کوئی بھی ہو، مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی، میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم اپنے بدلے خود لو، جس قدر نرمی اختیار کرو گے، جس قدر فروتنی کرو گے، اللہ تعالیٰ اسی قدر خوش ہوگا، اپنے دشمنوں کو تم خدا کے حوالے کرو۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

جب خلیفۃ المسیح سفر پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور تبلیغ اور حقیقی اسلام کا پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں تک پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں جب جلسہ سالانہ جرمنی

کیا یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں، وہاں کا ماحول عجیب محبت اور یگانگت سے پُر ہوا تھا، میں نے خود مشاہدہ کیا کہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے جوان، بوڑھے، بچے اور فیملیاں ایک نہایت منظم جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس جلسہ سالانہ جہاں انہوں نے ترقی ترقی اور روحانی ترقی کا باعث بننا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا باعث بننا ہے۔

کئی لوگ جو پہلے انتظامیہ کے علم کے مطابق بیعت کے لئے تیار نہیں تھے، حضور سے ملاقات کے بعد اور چند سوال پوچھنے کے بعد بیعت کے لئے تیار ہو گئے، پس کس کس فضل اور احسان کا انسان شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اب جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی بھی ہوں اور یہ نئی جماعتیں کرنے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی صحیح رنگ میں اپنے میں سمو سکیں اور جلسہ کی یہ برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب جماعت کو جلسہ میں شامل ہوئے ان کو بھی برکات سے مستفل فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں درویش قادیان کی زوجہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی وفات کا اعلان کیا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تہود اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینہ کا پہلا روزہ ہے، پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے، آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کے بارہ میں خبر دی کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے اور پھر رمضان کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینہ میں جوش میں آتی ہے اور مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی بارش ہوتی ہے۔ عام طور پر رمضان میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو باندھ کر جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے، اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھر پور فائدہ

اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو، تقویٰ پر چلانے والا ہو، میں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا، آپ نے بار بار افراد جماعت کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی۔ پھر ایسا روحانی نظام خلافت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا جو تقویٰ کے بیج کو قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتا رہتا ہے، پھر رمضان کے مہینے میں اس بیج کے پھلنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمادینے، اور پھر ہمیں اس بیج کی نشوونما کے طریق بتاتے ہوئے اسے پھلدار بنانے کی خوشخبری بھی دے دی۔ پس اس مہینے کی برکات سے فیض اٹھانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا تھا اور جنگ تقریباً ختم تھی اور کفار کے بڑے بڑے سپاہی اپنی سوار یوں پر میدان جنگ سے بھاگنے کو کوشش کر رہے تھے، اس وقت ایک عورت میدان جنگ میں بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر جوش و جنون طاری تھا، اور کبھی ایک بچہ کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو، جب آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا: اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اس کو کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے، وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی ہے، جس بچے کو دیکھتی، اسے گلے لگاتی لیکن جب غور کرتی تو اس کا بچہ نہ ہوتا۔ پس یہ رمضان کے دن جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائے ہیں، ان میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور التزام اور جنون کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی فتح کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ ہم آنحضرت ﷺ کی مٹھی کے کنکر بن جائیں جن کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کنکروں کی آندھی چلا دی تھی اور کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہماری غلطیوں اور

کوٹاہیوں سے چشم پوشی فرمائے اور اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا

فرمائے کہ ہم اپنا مقصود پانے والے ہوں اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو خوشی کے مواقع فراہم کرنے والی نہ ہوں۔

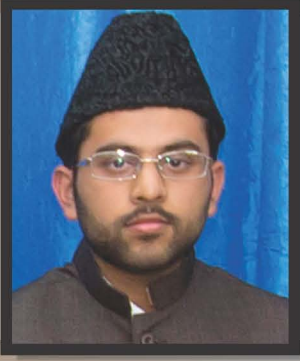
## خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تہود اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے، یہ اصل مقصد نہیں، تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو، یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو، اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھو بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تبھی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا۔ پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اس معیار کو جانچنے کے لئے کوئی بیرونی آلہ یا طریقہ نہیں ہے، ہر شخص جو حقیقت میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنا ماحاسبہ خود ہی کرنا چاہئے، وہی صحیح بتا سکتا ہے کہ کیا ہم فخر سے بالکل پاک ہیں، کیا ہمیں اپنے اعلیٰ خاندان ہونے پر فخر تو نہیں، ہمیں اپنی مالی حالت دوسروں سے بہتر ہونے پر فخر تو نہیں، ہمیں اپنی اولاد کے تعلیم یافتہ ہونے پر فخر تو نہیں، ہمیں اپنی علمی قابلیت پر فخر تو نہیں، ہمیں اپنی کسی نیکی پر فخر تو نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں اور نہ عجمی کو عربی پر۔ رمضان کے ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائیوں سے جھگڑوں کو ختم کر کے جس کی بنیاد اکثر انا اور تکبر ہوتی ہے، معاشرے میں سلامتی پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ مخالفین کی باتوں پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کے فساد بھی ختم ہوں۔

(باقی صفحہ 15)





# روزے کی غرض و غایت

## خلفائے احمدیت کے فرمودات سے انتخاب

مرتبہ: مکرم مولانا فرخ راہیل صاحب مربی سلسلہ

”مضامین سمجھو۔“  
(خطبات طاہر، جلد 5، صفحہ 386)  
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ مورخہ 12 مئی 1922ء میں فرماتے ہیں:  
”روزے اس لئے مقرر فرمائے ہیں کہ تم ان اشیاء کے حملوں سے بچ جاؤ جو خدا سے ناراضگی بڑھاتی ہیں یا اپنے نفسوں کی ایسی اصلاح کرو کہ خدا کی ناراضگی کے اسباب دور ہو جائیں یا یہ کہ ایسے سامان جو خواہ بیرون ہوں یا اندرونی جن سے خدا ناراض ہوتا ہے ان سے بچ جاؤ۔ یہ تقویٰ اللہ ہے۔“

(خطبات محمود، جلد 7، صفحہ 270)  
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 15 اکتوبر 2004ء میں روزوں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:  
”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔ ورنہ ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تاکہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزے رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم

ہدایت سے محسوس ہو رہی ہے۔ دودھ موجود ہے۔ برف موجود ہے۔ شربت حاصل ہے۔ کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا۔ اسی طرح بیوی پاس ہے۔ کوئی چیز مانع بھی نہیں مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے۔ یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولیٰ کا حکم ہے کہ ان دونوں چیزوں سے رکا رہے۔ یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ہم ان چیزوں سے زکے رہیں جن سے زکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔“

پھر فرمایا:  
”اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض و غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے۔ اسی لئے فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔“

(حقائق الفرقان۔ جلد اول، صفحہ 301-302)  
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خطبہ جمعہ مورخہ 10 جون 1983ء میں فرماتے ہیں:  
”سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ بتاتا ہے کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو کیونکہ روزوں کا نتیجہ تقویٰ ہے اور تقویٰ کی تعلیم سب سے زیادہ حضرت محمد ﷺ نے دی اس لئے ضروری تھا کہ پہلوں سے زیادہ شان کے ساتھ تم پر روزے فرض کئے جاتے۔“

(خطبات طاہر، جلد 2، صفحہ 316)  
خطبہ جمعہ مورخہ 30 مئی 1986ء میں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کے ایک اور معنی بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:  
”تاکہ تم تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرو اور تقویٰ کے اعلیٰ

رمضان کے مبارک مہینہ میں لوگوں کے ذہنوں میں کئی سوالات گردش کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ اس کا کیا مقصد ہے؟ وغیرہ۔ ان سوالات کے جوابات خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف موقعوں پر نہایت واضح، آسان فہم اور مدلل طور پر بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں چند اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں جن سے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات نیز چند اور سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ البقرۃ: 2: 184)  
ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

روزہ کی غرض متقی بنانا ہے  
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ مورخہ 12 مئی 1922ء میں فرماتے ہیں:  
”احکام الہیہ انسان کے نفع کے لئے ہیں۔ یعنی ان کی غرض انسان سے کچھ لینا نہیں ہوتا بلکہ کچھ دینا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں بھی روزوں کے فرض کرنے کی وجہ بتائی گئی کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ متقی ہو جاؤ۔ روزہ سے تم لوگوں کا متقی بنا دینا غرض ہے۔“  
(خطبات محمود، جلد 7، صفحہ 269)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ رکھنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:  
”روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایک بقاءِ شخصی کے لئے غذا کی۔ دوم بقاءِ نوعی کے لئے بیوی کی۔ اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے۔ بیاس بڑی

جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے میں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈاتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں تاکہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تاکہ اس میں تم محفوظ رہو اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقویٰ جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آگے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ روزے کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی تبھی تقویٰ بھی حاصل ہوگا اور اس میں ترقی بھی ہوگی۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 29 اکتوبر 2004ء)

## صلوٰۃ کا حکم کرنے سے تعلق رکھتا ہے

### اور صوم کا حکم رکھنے سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ مورخہ 12 مئی 1922ء میں فرماتے ہیں:

”کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بعض کام کئے جاتے ہیں اور بعض نہیں کئے جاتے۔ مثلاً ہم اپنے ماں باپ کو خوش کرتے ہیں تاکہ ہمارے اور ان کے تعلقات مضبوط ہوں۔ مگر وہ تب خوش ہوں گے جب ہم ان کے لئے بعض کام کریں اور بعض نہ کریں۔ پھر ہمارا پنافس ہے اس کی تندرستی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ بعض چیزیں ہم کھائیں اور ایک خاص مقدار میں کھائیں اور بعض نہ کھائیں۔ جو کھانے والی ہیں اگر مقررہ مقدار سے کم کھائیں گے تو ہماری تندرستی قائم نہیں رہے گی اور جو نہیں کھانے والی وہ اگر کھائیں گے تو بھی صحت نہیں رہے گی۔ اسی طرح دوستوں، حاکموں، آقاؤں کے ساتھ کرتے ہیں کہ بعض باتیں ان کی خاطر کی جاتی ہیں اور بعض

ان کے لئے چھوڑ دی جاتی ہیں۔ اسی طرح خدا سے تعلق تب مضبوط ہو سکتا ہے کہ بعض کام کریں اور بعض نہ کریں۔ کرنے کے کام حرکت چاہتے ہیں اور نہ کرنے کے سکون۔ ان دونوں باتوں اور حالتوں کو پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں احکام دیئے ہیں جن میں سے ایک صلوٰۃ (نماز) ہے اور دوسرا صوم۔

صلوٰۃ کے فعل میں حرکت پائی جاتی ہے اور صوم کے معنی میں رکنا پایا جاتا ہے۔ نماز قائم مقام ہے ان باتوں کی جو کرنے کی ہیں اور روزہ قائم مقام ہے ان باتوں کا جو نہ کرنے والی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بس یہی دو احکام ہیں۔ شریعت کے احکام تو بہت ہیں مگر یہ دونوں احکام دونوں قسم کے احکام کے لئے مرکزی نقطہ اور قائم مقام ہیں۔ یعنی کرنے کے احکام صلوٰۃ کے ماتحت آجاتے ہیں اور نہ کرنے کے احکام صوم کے ماتحت۔ اور ان دونوں سے تقویٰ اللہ پیدا ہوتا ہے۔ جب تک یہ دونوں طرح کے احکام نہ بجائائے جائیں تقویٰ اللہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ نماز پڑھنے کا یہ مطلب ہے کہ میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں اور روزے رکھنے کا یہ مدعا ہے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت یہ کام چھوڑتا ہوں۔ ...

روزے میں حکم ہوتا ہے یہ کرو وہ نہ کرو۔ مثلاً حکم ہوتا ہے کہ روٹی نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو۔ بیوی خاوند کے تعلقات کے پاس نہ جاؤ۔ اور نماز میں حکم ہوتا ہے وضو کرو اور اس طرح کرو۔ کھڑے ہو جاؤ اور یوں کھڑے ہو اور فلاں سمت کو کھڑے ہو۔ بھکھو اور یوں بھکھو وغیرہ۔ گویا نماز میں کرنے اور روزہ میں نہ کرنے کا حکم ملتا ہے۔

جس طرح نماز میں اللہ نے یہ بتایا کہ جو کرو ہمارے حکم سے کرو اسی طرح روزہ میں حکم دیا کہ جو کچھ نہ کرو ہماری ممانعت سے نہ کرو۔ اس طرح کوئی انسانی فعل نہیں جو خدا کے تصرف سے باہر رہتا ہو۔ انسان جو کام کرے خدا کے امر کے ماتحت اور جو نہ کرے وہ خدا ہی کی نبی کے ماتحت۔ اس طرح انسان کے تمام اعمال کو خدا کے تصرف کے نیچے لایا گیا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر یہ عادت اور یہ قدرت پیدا کرے کہ وہ جو کام کرتا ہے خدا کے لئے کرتا ہے اور جس سے باز رہتا ہے خدا کے حکم سے باز رہتا ہے۔ نماز اور روزہ اس بات کی مشق کے لئے ہیں۔ ...

نماز سے غرض نماز کی مشق نہیں بلکہ خدا کے لئے کام کرنے کی مشق ہے کہ جو کام کرے خدا کے لئے کرے۔ اور روزہ سے یہ غرض ہے کہ جو کام چھوڑے وہ خدا کے لئے چھوڑے اور اس کو آئندہ جو کام بھی کرنا پڑے یا چھوڑنا پڑے خدا ہی کی رضا کے لئے کرے یا چھوڑے۔ روزہ کی مشق میں خدا کے لئے کاموں سے زکے کی مشق

کرنا مد نظر ہے اور نماز میں خدا کے لئے کام کرنے کی مشق کرنا مد نظر ہے۔“ (خطبات محمود۔ جلد 7، صفحہ 270-274)

## نماز و روزہ عبادت کی اصل اطاعت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”عبادت کے معنی ہیں عاجزی، انکساری سے فرمانبرداری کرنا۔ عبادت کے مفہوم میں اس نکتہ کو ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ نماز اور روزہ اور دیگر معروف عبادت جس ہیئت اور طرز سے ادا کی جاتی ہیں اس کے خلاف ہیئت اختیار کرنے سے ممکن نہیں کہ ان پر ثواب ملے یا رضائے الہی کا موجب ہوں۔ مثلاً یہ روزہ جو کہ ہم رکھتے ہیں اگر ایک خاص وقت تک کھانے پینے سے باز رہنے کا نام ہے تو ضرور ہے کہ ہم جمعہ کو یا عید کے دن بھی روزہ رکھ لیا کریں تو ثواب ملے۔ لیکن ان ایام میں روزہ رکھنے سے تو ثواب کی بجائے عذاب ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق روزہ اپنی ذات سے عبادت نہیں ہے۔ اسی طرح اگر نماز بہ این ہیئت کہ ہم ادا کرتے ہیں اگر عبادت ہے تو فجر کی دو رکعت کی بجائے اگر تین یا چار پڑھ لیں تو بھی ثواب ہونا چاہئے بلکہ زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ محنت زیادہ ہوئی۔ وہی کلمات ہیں جن کی تکرار کثرت سے کی گئی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ دو کے بجائے چار تو درکنار صرف ایک رکن نماز ہی بڑھا دینے سے نماز باطل ہو کر موجب عذاب ہو جاتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نماز مطلق اپنی ذات سے عبادت نہیں ہے۔ پھر ہم معاشرت کو دیکھتے ہیں کہ وہی چہل پہل اور محبت اور پیار اور راز و نیاز کی باتیں اور معاشرت کی حرکات ہیں کہ جب انسان اپنی منکوحہ بیوی سے معاشرہ کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے لیکن جب ایک نامحرم عورت سے کرتا ہے تو عذاب کا مستحق ہے حالانکہ عورت ہونے میں تو بیوی اور نامحرم ایک ہی ہیں اور وہی حرکات ہیں۔ تو ان نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز روزہ معاشرت اور دیگر عبادت شریعہ مطلق اپنی ذات اور ہیئت کے لحاظ سے ہرگز نہیں ہیں بلکہ اس لئے عبادت کا لفظ ان پر آتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہیں اور جب ان میں ایک ذرا سی بات بھی اپنی طرف سے ملادی جاوے تو پھر یہ عبادت نہیں رہتیں۔ اور اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عبادت کے معنی اصل میں اطاعت کے ہیں۔“

(حقائق الفرقان۔ جلد اول، صفحہ 16-17)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں روزہ کی غرض و غایت کو سمجھتے ہوئے روزے رکھنے کی توفیق عطا کرے اور رمضان کی جملہ برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین

# اعتکاف کی اہمیت و برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نقلی عبادت ہے۔ اس لئے جگہ کی مناسبت سے، اس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی مساجد ہیں ان میں یا جو بھی اپنے شہر کی مسجد ہو اس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا زور ہوتا ہے کہ ہم نے ضروری اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں مسجد میں ہی ضرور بیٹھنا ہے۔

دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتو کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے ان کو لیلۃ القدر حاصل ہوگی اور باقیوں کو نہیں ہوگی۔ کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک رمضان میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے خیمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ نے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ حضرت حفصہ نے اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ اعتکاف بیٹھنے کا سنا تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ حضرت زینب نے یہ خبر سنی تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے جب اگلی صبح دیکھا کہ چار خیمے لگے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر آپ کو امہات المؤمنین کا حال بتایا گیا (کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی خیمہ لگا لیا ہے تاکہ آپ کا قرب حاصل ہو جائے)۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ایسا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا ہے۔ کیا نیکی ہے؟ ان خیموں کو اٹھا لو میں ان کو نہ دیکھوں۔ چنانچہ وہ خیمے اکھاڑ دیئے گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہ کیا اور اپنا خیمہ بھی اٹھوا دیا۔ البتہ (اس سال) آپ نے (روایت کے مطابق) آخری عشرہ شوال میں اعتکاف کیا۔

(صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی شوال)

یہ دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں۔ آپ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ بدعات پھیلیں۔ نیکیوں کی خواہش تو دل سے پھوٹی چاہئے۔ اس کا اظہار اس طرح ہو کہ لگے کہ نیکی کی خواہش دل سے نکل رہی ہے۔ یہ نہ ہو کہ لگ رہا ہو دیکھا دیکھی سب کام ہو رہے ہیں۔ امہات المؤمنین بھی یقیناً نیکی کی وجہ سے ہی اعتکاف بیٹھی ہوں گی کہ آنحضرت ﷺ کے قرب میں ان برکات سے ہم بھی حصہ لے لیں جو ان دنوں میں ہونی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کسی نیکی کے دکھانے کا ذرا سا بھی اظہار ہوتا ہو۔ ذرا سے بھی شبہ ہوتا ہو۔ چنانچہ آپ نے سب کے خیمے اکٹروادئے۔

پھر آپ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے اور بیٹھنے والوں اور دوسروں کے لئے کیا کیا بندیاں ہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا۔ ایک دن آپ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا کہ نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں لگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قرأت بالجہر نہ کرو۔

(مسند احمد حنبلی، جلد 2، صفحہ 67، مطبوعہ بیروت) یعنی مسجد میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا معتکف اپنے اللہ سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے، دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اونچی آواز میں نہ کرو تاکہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔ بلکہ آواز میں تلاوت کرنی چاہئے۔ سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت بعض مساجد میں خاص وقت کے لئے درسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو چاہئے نہ اونچی آواز میں تلاوت کرے یا نماز پڑھے تاکہ دوسروں کی عبادت میں خلل واقعہ نہ ہو۔ تو

یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارہ میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار سے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیماری عیادت کے لئے اور عوانج ضروریہ کے واسطے باہر جاسکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کر لیا، فلاں وقت آ جایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہو جایا کریں گی۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آگئی ہے کہ کسی سرکاری کاغذ پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا اور کوئی ضروری کاغذ ہے، ایسے کام تو ہو سکتے ہیں لیکن ہر وقت روزانہ نہیں۔ (بدر 21 فروری 1907ء، صفحہ 5)

(خطبات سرور، جلد 2، صفحہ 779)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں اظہارِ خوشنودی حضور انور نے اپنے ایک حالیہ مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”آپ کی طرف سے مصلح موعود اور مسیح موعود کے حوالے سے احمدیہ گزٹ کے ماہ فروری اور مارچ 2016ء کے خصوصی شمارے موصول ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اچھے مضامین جمع کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جیلہ کو قبول فرمائے۔ زیادہ سے زیادہ قارئین کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق دے اور آپ کی کوششوں میں آئندہ برکت دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے تمام ساتھیوں کا ہر لمحہ حامی و ناصر ہو۔ آمین“

# روزہ کے صحت پر مفید اثرات

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب

روزہ ہماری عبادات کا ایک اہم رکن ہے۔ اس عبادت میں نفس کی تہذیب و اصلاح اور جسمانی صحت کی بہتری اور قوت برداشت کی تربیت مد نظر ہوتی ہے۔ روزہ کے صحت پر مفید اثرات پر غور کرنے کے لئے سب سے پہلے کتاب الحکمت فرقان حمید سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

أَيُّهَا مَعْدُودَاتِ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مِسْكِينٍ ۚ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۗ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ البقرہ 2: 184-186)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ سو تم روزے رکھو گنتی کے چند دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔

یاد رکھئے ہمارا جسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے اور اس امانت کی حفاظت ہم نے ایک مقررہ میعاد تک کرنی ہے۔ ہمیں اپنی صحت اور تندرستی کے لئے مناسب اور متناسب غذا کا استعمال کرنا ہے اور خدائی حکم کے مطابق روزے بھی رکھنے ہیں۔ جسمانی طور پر

وقفے وقفے سے روزہ رکھنا آپ کی روح کی بالیدگی، دماغی صلاحیتوں کی اصلاح اور جسمانی مضبوطی کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت سے بھی ثابت ہے کہ رمضان کے علاوہ بھی متعدد روزے رکھتے تھے۔

## روزہ رکھنے کے فوائد

- 1- بھوک میں کمی ہو جاتی ہے اور بھوک برداشت کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔
- 2- نظام انہضام کو آرام ملتا ہے۔ آنتوں کی سوزش میں بہتری آ جاتی ہے۔ غذا، بہتر طور پر ہضم ہو جاتی ہے۔ اپنی خوراک متناسب رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ روزہ ہمارے معدے کی بہترین ورزش ہے۔
- 3- دماغی صلاحیتیں بہتر ہو جاتی ہیں۔ دماغی سکون میسر آتا ہے۔ نفسیاتی طور پر انسان بہتر محسوس کرتا ہے۔ منفی خیالات، محسوسات اور ذہنی تناؤ اور باؤ میں کمی آتی ہے۔
- 4- جوڑوں کے درد اور الارچی میں نمایاں بہتری ہوتی ہے۔
- 5- ذیابیطس (Diabatese) کے مرض میں بہتری اور بلڈ شوگر (Blood Sugar) میں کمی آ جاتی ہے کیونکہ زیادہ گلوکوز استعمال ہو جاتا ہے۔
- 6- جسم میں چربی (Fat) کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ گردوں اور پٹھوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے۔
- 7- قلبی امراض (Heart Attack) کے امکانات کم ہو جاتے ہیں کیونکہ روزے کے دوران خون میں میگنیشیم (Magnesium) کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو دل کی حفاظت کرتی ہے اور دل کے دورے کے علاج میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ خون کے بننے کے عمل کو سست اور ٹوٹھڑے کے بننے کے عمل کو روکتی ہے جو کہ دل کے دورے کا سبب بنتے ہیں اور فشار خون کو بھی متوازن رکھتی ہے۔

تو روزہ ایک معین وقت کے لئے کھانا پینا چھوڑنے کا نام ہے اور یہ ہماری روحانی اور جسمانی بہتری کے لئے ہے۔ لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہماری روح اور جسم میں اپنی اصلاح اور بہتری کی بے انتہا صلاحیتیں ہیں۔ جبکہ ان قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے ہمیں اپنے معدے کو خالی رکھنا ضروری ہے بالکل اسی طرح جیسے بجلی یا الیکٹرونکس Electronic کے نظام کی مرمت۔ اصلاح اور بہتری کے لئے اس نظام کو کچھ وقفے کے لئے بند کیا جاتا ہے اور بہتری کی جاتی ہے۔ یہ بات جدید طبی تحقیق سے بھی ثابت ہے کہ روزہ کے لئے بھوکا پیاسا رہنے سے ہمارے جسم اور دماغ پر بڑے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

قدیم یونانی فلسفی ہپوکریٹس (Hippocrates) اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ ہمارے جسم میں قدرت نے ٹھیک ہونے کی بے پناہ صلاحیت رکھی ہے اور اس صلاحیت کو آجا کر کرنے کے لئے ہمیں روزے رکھنا چاہئے۔

اسی طرح پلوٹارچ (Plutarch) کا قول ہے کہ دوایں کھانے کی بجائے روزہ رکھیں۔

☆ بولعی سینا بھی اپنے مریضوں کا علاج روزہ رکھوا کرتے تھے۔

☆ مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ طب کا پہلا اصول ہے اور جسمانی اور روحانی ترقی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

☆ حضرت امام الغزالی رحمہ اللہ کے مطابق جو شخص اپنے ناک تک کھاتا ہے وہ روحانی دنیا دیکھنے کی امید نہ رکھے۔

☆ ایک انگریزی کہاوت ہے کہ جو شخص اتنا کھاتا ہے کہ بیمار ہو جائے وہ اتنے روزے رکھے کہ ٹھیک ہو جائے۔

☆ مہاتما گاندھی کے مطابق دنیا کی روشنیاں آپ کی روح میں سما جائیں گی اگر آپ روزہ رکھیں گے۔

## افطاری کی غذا

کھجور سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے کیونکہ یہ توانائی کا خزانہ ہے۔ اس میں 80% شکر، 7% وٹامنز اور 11% منرلز (Minerals) ہیں۔ اس کے ساتھ تازہ پھلوں کا جوس مثلاً تربوز، مالٹا اور آم کی لسی اور کھجور یا مختلف پھلوں کا بلک شیک (milk shake) بھی صحت بخش مشروبات ہیں اور جسم کو فوری توانائی فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ دہی بھلے، فروٹ چاٹ اور مختلف قسم کے سلاد وغیرہ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ کھانے میں ایسی نشاستہ دار غذائیں استعمال کرنی چاہئیں جن میں Complex Carbohydrates ہوں جو کہ جسم کو آہستہ مگر مسلسل توانائی فراہم کریں۔ ان میں گندم، جو، لوبیا اور مختلف بیجز (Beans)، دالیں اور باسٹی چاول وغیرہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے انعامات، افضال اور فوائد سے مستفیض فرمائے۔ آمین

## اے شہرِ رمضان

مکرم مبشر احمد محمود صاحب

اندھیروں کے دیپ بجا دے اے شہرِ رمضان  
دل میں اس کی جوت جگا دے اے شہرِ رمضان  
سادن رت کی جل تھل میں بھی نجر نین پرین  
انگلوں کی برکھار سادے اے شہرِ رمضان  
حرص و ہوا کی سرد ہوا سے ٹھنڈے جسم و دل  
دل کے جسموں کو گرمادے اے شہرِ رمضان  
کوئی پل نہ آئے جب آئے نہ اس کی یاد  
اب کے ایسی بات بنادے اے شہرِ رمضان  
کوئی برہن دید کو ترے نہ کوئی آنسو چھلکے  
سب کی عید کو عید بنادے اے شہرِ رمضان  
غم کی رات میں ڈوب چلی ہے نو میدی کی شام  
آس کا سورج پھر چمکادے اے شہرِ رمضان  
شاعر کو ہے زعم سخن کا اپنی بات کا مان  
اس کے مان کو سچا کر دے اے شہرِ رمضان

کی کمی محسوس کرتے ہوئے پانی کی بچت کے مختلف طریقے اختیار کر لیتا ہے۔ جب کہ اس دوران توانائی کی فراہمی کے لئے جگر اور پٹھوں میں موجود گلوکوز glucose استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی دوران ہماری آنتیں بھی 8-12 گھنٹوں میں خوراک کو مکمل طور پر جذب کر کے جڑوبدن بنا دیتی ہیں اور مزید توانائی کے لئے جسم کی چربی تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم روزے میں دو بار کھاتے ہیں اس لئے چربی کی بہت معمولی مقدار ہی استعمال ہوتی ہے۔ اگر چند روز کے فاقے ہوں تو جسم کی لحمیات توانائی کے لئے استعمال ہوتی ہیں جو کہ ایک خطرناک عمل ہے۔

## خوراک جو سحر و افطار میں لی جاسکتی ہے

ہمارے معدے کی گنجائش ایک لیٹر (Litre) ہے جب کہ کھانے کے ساتھ یہ گنجائش دو لیٹر ہو جاتی ہے اور غیر معمولی صورت حال میں یہ گنجائش چار لیٹر بڑھ جاتی ہے۔ مگر ہمیں اپنی صحت و تندرستی برقرار رکھنے کے لئے بہت تھوڑی غذا درکار ہے۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ غذا کا حجم، وزن اور قسم جو ہم کھاتے ہیں سب ہی ہمارے جسم پر اپنے اثرات چھوڑتی ہیں اور ہماری شخصیت اور رویہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ رمضان میں عام طور پر سحر و افطار پر بسیار خوری کی جاتی ہے جب کہ بسیار خوری کو آنحضرت ﷺ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ درحقیقت بسیار خوری میں میٹھی اور تلی ہوئی چیزوں سے بہت زیادہ انسولین پیدا ہوتی ہے جو بھوک کو مزید بڑھا دیتی ہے اور ہمارے جسم کو سست اور کمال بنا دیتی ہے جس کا براہ راست نتیجہ ہماری روح اور جذبات کی سستی کی شکل میں نکلتا ہے اور روحانی ترقی رک جاتی ہے۔ دوران رمضان خوراک مناسب، متناسب اور سادہ ہونی چاہئے اور افطار اور سحر کے درمیان ایک سے دو لیٹر پانی پیا جائے۔ تلی ہوئی چیزوں کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔

## سحری کی غذا

سحری ضرور کرنی چاہئے اور اسے مؤخر نہ کریں۔ ایسی سادہ چیزوں کا استعمال کریں جو آہستہ آہستہ ہضم ہوں اور جسم کو کئی گھنٹوں تک مسلسل توانائی فراہم کر سکیں جیسے گندم کا دلیہ، روٹی، کم گھی والا پراٹھا، دہی، اٹلے، سبزی و گوشت، لسی اور چائے یا کوئی اور مشروب حسب پسند و ضرورت۔

8۔ روزہ جسم کے فاسد مادوں کو بے اثر (Detoxification) کرتا ہے۔ ہمارے تیار کھانوں میں بہت سارے ایسے اجزاء ہوتے ہیں جو کہ جسم کے اندر جا کر فاسد مادوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ

Advanced Glycation End Products (AGEs) کہلاتے ہیں۔ ان کی اکثریت جسم کی چربی میں ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ روزہ کی حالت میں جب چربی تحلیل ہوتی ہے تو ان فاسد مادوں کو جگر اور گردوں سے بے اثر کر کے جسم سے نکال دیتے ہیں۔

9۔ کولیسٹرول (Cholesterol) میں کمی آ جاتی ہے۔

10۔ ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ (Stress Level) کم ہوتا ہے۔

11۔ جسم کے اعضاء کی مرمت اور بہتری کا موقع ملتا ہے

کیونکہ روزے میں افزائشی ہارمونز (Growth Harmones) زیادہ بنتے ہیں جو خون بننے اور جسم کی بہتری میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

12۔ قوت مدافعت میں بہتری آ جاتی ہے۔

13۔ وزن میں کمی آ جاتی ہے۔

14۔ بُری عادتیں اور سگریٹ وغیرہ کا نشہ چھوڑنے کا موقع

مل جاتا ہے۔

15۔ روزے میں دماغ اور حرام مغز ایسی رطوبتیں بناتے ہیں

جنہیں Enkephalins اور Endorphins، Opiods کہتے ہیں جو کہ درد کش ہوتی ہیں اور خوش رہنے کا سبب ہوتی ہیں۔

## روزہ نہ رکھنے والے مریض

1۔ معدے اور آنت کے السر اور سوزش کے مریض۔

2۔ حاملہ خواتین۔

3۔ بچوں کو دودھ پلانے والی مائیں۔

4۔ جسمانی طور پر کمزور لوگ۔

5۔ ذیابیطس کے مریض جو انسولین لے رہے ہوں۔

6۔ دل، گردے، جگر اور ایسی تمام بیماریاں جو روزمرہ کے

معاملات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

## دوران روزہ جسمانی تبدیلیاں

روزہ کے دوران جسمانی تبدیلیاں روزوں کی طوالت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ تکنیکی طور پر ہمارا جسم کھانے کے آٹھ گھنٹے کے بعد روزہ کو محسوس کرتا ہے جب ہمیں پانی کی طلب ہوتی ہے اور جسم پانی



# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف نصح کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے

حضور انور کے خطبات عید الفطر میں سے چند پُر معارف اقتباسات

مرتبہ: مکرم انیس احمد نقیص صاحب

جاری رکھنے کے لئے عمل بھی ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ پس عید کے دن کو اگر حقیقی عید بنانا ہے تو یہ عید کریں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو استتقلال کے ساتھ بجالانا ہے انشاء اللہ۔ اطیعوا اللہ کا نمونہ تھی کامل ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی اطاعت کی بھرپور کوشش ہوگی اور یہی ایک مومن کی حقیقی عید ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی توفیق مل جائے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2 اگست 2013ء، صفحہ 9)

## اللہ تعالیٰ کے حضور گردن جھکا دو

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ 10 اگست 2013ء میں رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”کل تک ہم قرآن کریم کے بعض احکامات پر غور کر رہے تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کس طرح ہم ان احکامات پر غور کر کے، ان کو سمجھ کر، پھر ان پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ کس طرح ہم ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب پہنچ سکتے ہیں کہ جہاں ہمیں محسوس ہو کہ نہ صرف خدا ہمیں دیکھ رہا ہے بلکہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر شیطان سے گردن آزاد کروانے کی ہم کوشش کر رہے تھے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کر کے شیطان کو دھتکارنے کی ہم کوشش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت حاصل کرنے اور آگ سے بچنے کے لئے اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش میں مصروف تھے تاکہ حقیقی عید منا سکیں۔ کیونکہ شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حقیقی عید ہم میں سے بہتوں کو نصیب ہوئی ہو۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 جولائی 2014ء، صفحہ 2)

دی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بدلے میں یہ خوشی کا عید کا دن دکھایا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 دسمبر 2015ء، صفحہ 20)

## نماز عید اور خطبے کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ عید الفطر فرمودہ 19 جولائی 2015ء میں فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کی عید شریعت کے حکم کے مطابق ہے بلکہ جیسا کہ میں نے کہا بعض پابندیوں کی حامل ہے اور انسان کی زندگی کے حقیقی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ خوشی منانے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ ہماری عید کی ایک خصوصیت ہے کہ اس میں عید کی نماز اور خطبے میں شامل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور نماز اور عید کے خطبے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں لوگ عید کے دن خوشی منانے کے لئے جمع ہوں، بل جل کر اپنی رونق کے پروگرام بنائیں وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوں۔ پس دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور ہلو و لعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الہی کا حصہ ہے۔ عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 ستمبر 2015ء، صفحہ 20)

## اطاعت کی توفیق مل جائے

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ 20 اگست 2012ء میں رمضان المبارک کے ایام سے ملنے والا سبق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس روزوں کے حوالے سے جب بات کرتے ہیں تو روزوں کی نیکیوں کا بھی حقیقی اظہار ہوگا جب ثبات قدم سے ہم ان کو جاری رکھیں گے، صرف منہ سے دعویٰ نہیں کریں گے بلکہ ان کو

## اسلام میں عیدوں کا تصور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پہلے خطبہ عید الفطر فرمودہ 26 نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:

”اسلام میں عیدوں کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو قربانیاں کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے انعام کے طور پر تمہارے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اور یہ صرف دنیاوی ہاتھوں کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مد نظر رکھنا ہوگا اور مد نظر رکھنا چاہئے۔“

یہ عید جو عید الفطر کہلاتی ہے اس میں ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رمضان میں تیس یا اسی روزے رکھتے ہیں اور جائز چیزوں پر بھی صرف اس لئے ایک وقت تک کے لئے یعنی صبح سے شام تک کے لئے پابندی لگاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی خوشنودی کی خاطر، اس کے فضلوں کو سمیٹنے کی خاطر اور اس لئے اس کا فرمان ہے کہ میرے بندو! میری عبادت بجا لاؤ اور میری عبادت یہی ہے کہ میرے احکامات پر عمل کرو، میرے حقوق یعنی حقوق اللہ اور میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اس لئے رمضان میں جہاں عبادتوں پر زور دیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ ضرورت مندوں کا، غریبوں کا، بیواؤں کا، یتیموں کا بھی خیال رکھو۔ تب ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں صدقہ و خیرات دینے میں آپ کا ہاتھ اتنا کھل جاتا تھا جو تیز آنکھی سے بھی تیز ہوتا تھا۔ تو اتنا لمبا عرصہ جو یہ تیس دن کی قربانی جو لمبی سے لمبی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر لاگو کی ہے۔ اس میں ہر جائز چیز کو بھی اس کی خاطر چھوڑنا ہوتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اس کے مومن بندے نے اتنے دن نہ صرف میری عبادت کی بلکہ میری خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑا، میرے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ

## عباد الرحمن بننے کی کوشش کرو

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ 4 نومبر 2005ء میں رمضان میں نیکیاں بجالانے اور جائز چیزوں سے رکنے کا ذکر کرنے کے بعد عباد الرحمن بننے کے لئے کوشش کرنے پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تو یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک عبادتوں کا اور دوسرے نیک کاموں کا تعلق ہے۔ ان کے بارے میں تو یہ حکم ہے کہ جس طرح رمضان میں کرتے تھے اس طرح اب بھی کرو اور ہمیشہ کرتے رہو۔ صرف یہ ہے کہ رمضان میں ان چیزوں کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کیا گیا تھا۔ یہ رمضان کا مہینہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس مہینے میرے بندے بیگار کاٹیں یا ان پر کوئی چٹی ڈالی جائے۔ اللہ تعالیٰ کو تو نہ کسی بیگار کی ضرورت ہے اور نہ کسی سے کسی چٹی کی ضرورت ہے۔ اس نے تو انسان کو ایک مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ مقصد ہے اس کی عبادت کرنا۔ اور جو بندے اس کی عبادت میں لگے رہیں گے وہ عباد الرحمن کہلائیں گے۔ اور جو اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے وہ خود اپنا نقصان کر رہے ہوں گے۔ تو ہم احمدی اس زمانہ کے امام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم تیرے ان بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو عباد الرحمن بننے والے ہیں جو عباد الرحمن ہیں جو عباد الرحمن بننا چاہتے ہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 جولائی 2005ء، صفحہ 6)

## اللہ تعالیٰ آسانوں کا فیصلہ فرمادے

آپ فرماتے ہیں:

”ایمان صرف اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور اس کی عبادت کرنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ ہر قسم کے اعمال صالحہ کو بجالانا بھی ضروری قرار دیا ہے بلکہ ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط ہر جگہ رکھی گئی ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ الْحَسَنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُنْسِرًا (سورۃ الکہف 81: 89) اور جو بھی ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو اس کے لئے جزا کے طور پر بھلائی ہی بھلائی ہے اور ہم ضرور اس کے لئے آسانی کا فیصلہ کریں گے۔ حسنیٰ کا مطلب ہے بہترین چیز، بہترین انجام، جنت، کامیابی۔ پس کتنے خوبصورت

انعامات ہیں۔ جس کو یہ مل جائیں اس کی اس سے بڑھ کر کیا عید ہو سکتی ہے اور یہی عید ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسانوں کا فیصلہ کر دے۔ اُس کے لئے اور کیا عید ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 جولائی 2014ء، صفحہ 2)

## نیکیوں پر قائم رہنے کا عہد اور دعا

آپ نیکیوں پر قائم رہنے کے عہد کا ذکر کرنے کے بعد دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تو ہم نے آج اس عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تمیں یا آئیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی کم نہیں ہوگی اور اے اللہ! تیری عبادتوں کے مزے لوٹ کر ہم نے جو اطمینان قلب حاصل کیا ہے اس کو ہم ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری تو صرف یہ دعا ہے کہ ہمیں اب ان باتوں پر قائم رکھ اور دوام بخش کیونکہ تیری مدد اور تیرے فضل کے بغیر تجھے پانا بھی ممکن نہیں۔ اے خدا تو ہماری روحانیت کو محض اور محض اپنے فضل سے اس معیار تک لے جا کہ جہاں ہمیں تیرا یہ پیغام ملے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اے خدا اس معیار کا اطمینان ہمیں نصیب کر۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری رمضان کی قربانی قبول ہوئی اور ہمیں عید کی حقیقی خوشی بھی میسر آگئی۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 دسمبر 2015ء، صفحہ 16)

## دائمی انعام میں ہی حقیقی عید

آپ دائمی انعام کو حقیقی عید قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کا انعام نہ کا جانے والا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ دراصل مومن کے لئے یہی حقیقی عید ہے جو نہ ختم ہونے والے انعام کی صورت میں ہے۔ گویا جو نہ ہٹنے والی عید ہے، ہمیشہ قائم رہنے والی عید ہے اور یہی نہ کٹنے والی عید جو ہے وہ عام مومن کے لئے ہے اور یہ وہ جنت ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور حقیقی عید وہی ہے جب مستقل جنت مل جائے۔ ایسی جگہ مومن چلا جائے جو جنت ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک حقیقی عہد کا، بندے کا مقام ہے اور یہ جنت مسلسل کام سے ملتی ہے اور جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ اس جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 16 جنوری 2015ء، صفحہ 10)

## عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ 30 جولائی 2014ء میں عمل کے مستقل ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان نہ تھکے۔ ایک عمل ہو اور مستقل عمل ہو۔ رات دن کام کر کے بھی اس کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ خوش ہو اور یقیناً ایسے لوگ خوش ہوتے ہیں جن کو اپنے کام سے حقیقی خوشی ملتی ہے۔ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدمت خلق کی۔ پس یہ اصولی بات ہے کہ بشارت قلب پیدا ہو جائے تو عمل خوشی کا موجب بن جاتا ہے۔ وہ کام خوشی کا موجب بن جاتا ہے اور اگر بشارت قلب پیدا نہ ہو، دل میں خوشی پیدا نہ ہو تو ہر عمل ہر کام جو ہے وہ تکلیف لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا نام ہی بشارت قلب رکھا ہے یعنی کامل ایمان دل کی خوشی سے، دل کی بشارت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام کو بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں کی طرف مستقل توجہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی یا بندوں کے لئے قربانی یا نظام سلسلہ کے لئے قربانی، یہ تمام قربانیاں اس کے لئے راحت پیدا کریں، خوشی اور اطمینان کا موجب ہوں۔ یہ چیزیں اسے مشکل نہ لگیں تو پھر ایسا انسان مستقل عید حاصل کرنے والا بن جاتا ہے، ورنہ اس کے بغیر عیدیں جو ہیں یہ عارضی عیدیں ہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 16 جنوری 2015ء، صفحہ 11)

## عید اور جمعہ کو سنگ میل بناؤ

آپ روحانی مقام کے عارضی ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”غرض یہ عیدیں صرف خوشیاں منانے کے لئے نہیں آتیں بلکہ اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام ہوا کرتے ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے اگر ہر جمعہ اور ہر عید سنگ میل نہ بنے تو وہ عید انسان کے لئے خوشی کے بجائے تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کی مثال (دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ ایک پرانے احمدی نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس چندہ کے لئے گیا کہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے دیں اور باوجود اس کے کہ وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندہ کا ذکر سن کے کہنے لگے میں پہلے ہی بہت چندہ دے چکا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں

کہ مجھ پر کوئی چندہ واجب نہیں ہے اور اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ایک دن دوستوں نے دیکھا کہ وہ مسجد میں نمازوں پر نہیں آتے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ میں نے بڑی نمازیں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک لمبے عرصہ کے بعد پشٹن دے دیتی ہے تو خدا تعالیٰ کیوں نہیں دے گا۔ اس لئے نمازوں سے بھی چھٹی ہو گئی۔ تو دیکھیں ایک چیز یا ایک برائی انہیں دوسری برائی کی طرف لے گئی بلکہ ایک گناہ کی طرف لے گئی۔ انہوں نے اپنی سابقہ قربانیوں کو ہی سب کچھ سمجھ لیا اور یہ خیال کیا کہ ان قربانیوں کی وجہ سے مجھے کوئی روحانی مقابل مل گیا۔ میں بہت اعلیٰ مدارج پر پہنچ گیا ہوں یا جس چیز کو میں نے یہ قربانیاں کر کے حاصل کرنا تھا وہ حاصل کر لیا۔ تو اس سوچ کی وجہ سے پھر نمازیں بھی ہاتھ سے نکل گئیں جو ایک بنیادی حکم ہے اور فرض ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 6 جنوری 2015ء، صفحہ 10)

## حقوق کی ادائیگی کا عہد

آپ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے عید کا یہ موقع عطا فرما کر بے شک وہ تمام پابندیوں کو اٹھا لیں جو کھانے پینے سے متعلق تھیں، لیکن دنیا داروں کی طرح ہا ہوا کی اجازت نہیں دی، شر شرابے کی اجازت نہیں دی بلکہ فرمایا اس خوشی کو حقیقی خوشی بنانے کے لئے وہ تمام حقوق ادا کرنے کا عہد کرو جو تمہاری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا جو تجربہ رمضان میں تمہیں ہوا، اسے بھی اس عید کی خوشی کے ساتھ ملا کر جاری رکھنے کا عزم اور عہد کرو۔ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو تمہاری توجہ ہوئی، اسے بھی اس عید کی خوشی کے ساتھ ملا کر جاری رکھنے کا عزم اور عہد کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ اصل زندگی اخروی زندگی ہے۔ اس دنیا کی خوشیاں تو ان خوشیوں کی ایک جھلک ہیں جو آخرت میں ایک مومن کو پہنچتی ہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 2 اگست 2013ء، صفحہ 2)

## دعاؤں میں نصرت الہی مانگو

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ 11 دسمبر 2010ء میں دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے دعاؤں میں نصرت الہی مانگتے پڑھ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”غرض کہ خالص ہو کر دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصود ہے اور یہ بڑ نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اور جب دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہوگی تو

وہی دن ہمارے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں، قربانیاں دے رہے ہیں، اپنے گھر بار چھوڑ کر گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں تو اس عید کے استقبال کے لئے جو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ جماعت احمدیہ پر یہ راتیں جو بظاہر نظر آ رہی ہیں یہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قدر کی راتیں ہیں جو عید کی خوشیوں سے پہلے ہر رمضان میں بھی آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور فرستادوں کے زمانے میں بھی آتی ہیں۔ یہی راتیں ہیں جو قبولیت کا درجہ پا کر انقلاب پیدا کر دیتی ہیں اور ان کے بعد ایک عید نہیں بلکہ عیدوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہوا اگر آج پاکستان میں یا بعض اور جگہوں پر جماعت غم کے دور سے گزر رہی ہے جس دور سے یہ گزر رہی ہے یہ غم تو ہمیں اُس اور فتوحات کے راستوں کی نشاندہی کر رہا ہے۔ اس سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کی نصرت، اس کا تقا مانگتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 28 جنوری 2011ء، صفحہ 13)

## دل کے غموں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں

آپ رمضان المبارک میں شہید ہونے والوں کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ ایسی صورت ہے جو خوشی رشتوں کو بلکہ قریبی دوستوں کو بھی آج بے چین کر رہی ہے اور بے چین کر رہی ہوگی۔ اور عید کی خوشی کی بجائے غم کی حالت پیدا کر رہی ہوگی۔ لیکن اگر ہم سوچیں تو رمضان میں اور عید کے دن دنیا میں کتنی ہی موتیں واقعہ ہو جاتی ہیں اور صبر کرنا پڑتا ہے۔ ان شہداء کی موت تو جماعت کو زندگی بخشنے کے لئے ہوئی ہے۔ ان شہداء نے تو اپنی جان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق تھے ان سے اپنی وفا کے عہد نبھاتے ہوئے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دی ہے۔ اس لئے کوئی وہ نہیں کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آج عید نہ منائیں۔ جب ہم عید منائیں گے اور اس عید کے دن دل کے غموں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں گے تو یہ دعائیں جہاں ان شہداء کے درجات مزید بلند کرنے کا باعث ہوں گی وہاں ہمارے لئے بھی تسکین کے سامان پیدا کریں گی۔ غم سر کا عارضی دور اُس کے وسیع دور میں تبدیل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 28 جنوری 2011ء، صفحہ 13)

## دعاؤں کی قبولیت میں حقیقی عید

آپ خطبہ عید الفطر فرمودہ یکم ستمبر 2011ء میں دعاؤں کی

قبولیت کو حقیقی عید قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس ایک مومن کے لئے تو حقیقی عید کا مہرہ بھی تمہی دو بالا ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دکھائے۔ جب ایک درد کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق ملے۔ رمضان میں ہم میں سے اکثر ایسی دعاؤں کے کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں، جاگتے رہے ہیں، نوجوانوں میں بھی میں نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعائیں کرنے اور اعتکاف بیٹھنے کا بڑا ارحمان پیدا ہوا ہے لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے اکثر نوجوانوں کو، لوگوں کو انکار بھی کرنا پڑا۔ بہر حال رمضان میں جو ایک کوشش اور تڑپ ہر ایک میں پیدا ہوئی ہے اس میں جب استقامت ہوگی تو پھر ربنا اللہ کا حقیقی اور اک بھی حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے، دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دعاؤں کو سننے کا مہرہ بھی اور ہی طرح کا ہوگا۔ اور حقیقت میں اس عید کے حصول کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کے ساتھ جنتوں کی بشارتیں ہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 19 جولائی 2013ء، صفحہ 9)

## ابدی جنتوں کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے

آپ عید الفطر کی خوشیوں کو مستقل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس یہ عید ہمیں اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی عید کی خوشیوں کو کس طرح مستقل کر سکتے ہیں۔ کن راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے والے بناتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہمیشہ دیتا رہے اور بے اعتدال دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابدی جنتوں میں ڈالے، اسے انعامات سے مستقل نوازے۔ اسلام کا خدا نعوذ باللہ وہ خدا نہیں ہے جس کے بارے میں بعض دوسرے مذہب والے یہ تصور رکھتے ہیں کہ وہ ابدی جنت نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا خزانہ خالی ہو جائے گا یا جنت میں جگہ نہیں رہے گی۔ اسلام کا خدا تو اس جہان میں بھی جنت دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت دیتا ہے لیکن اس کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ پس ہمیں مستقل اور ہمیشہ کی جنت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 16 جنوری 2015ء، صفحہ 10)

## اپنے ماحول میں جائزہ لو

آپ احباب جماعت کو ماحول کے جائزے لیتے رہنے کی



تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تو پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلا نا چاہتا ہوں یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے کر ہر احمدی بلکہ مالی لحاظ سے اپنے سے کتر احمدی یا ہر مسلمان جو آج عید منا رہا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلا سکے، اس کے بچوں کو آج کے دن اچھا کھلانے کا سامان مہیا فرمائیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام کے تحت بھی اور انفرادی طور پر بھی احمدی گزشتہ کئی سالوں سے جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف خاص طور پر زور دیا اور تحریک فرمائی بہت توجہ دے رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے خیال میں اس میں بہت گنجائش ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 دسمبر 2015ء، صفحہ 16)

سب عیدوں سے بڑھ کر عید

آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کی خوشخبری دیئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس جب ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ بدیاں دور کرنے اور بہترین جزا کی خوشخبری دے رہا ہو تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہوگی۔ یہ جزا کیا ہے؟ انعامات کیا ہیں؟ آسانیاں کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيَسِّرْ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (البقرہ 2: 26) اور ان لوگوں کو خوشخبری دے دے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری، جنت کے باغات کی خوشخبری، اس کی نہروں کی ملکیت کی خوشخبری دے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ نیچے نہریں بہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو باغات ملیں گے جو جنتیں ملیں گی، ان میں جو نہریں ہیں وہ اُس کے مالک ہوں گے۔ اور بھی اس کی بڑی تفصیل ہے۔ تو بہر حال جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے اس کے لئے یہ خوشخبری سب عیدوں سے بڑھ کر عید ہے یا سب عیدوں سے بڑی عید ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری دے رہا ہے اور اس عید کی تلاش کی ہمیں ضرورت ہے اور کرنی چاہئے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 جولائی 2014ء، صفحہ 2)

خلاصہ مضمون یہ ہے کہ عید الفطر کا یہ دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر مومنوں کو عطا کیا گیا کہ رمضان المبارک کے یہ ایام حقوق اللہ، جائز چیزوں سے رک جانے، خدمت خلق میں

مصروف رہنے اور دیگر نیکیاں بجالانے کی سعی جمیلہ کرتے ہوئے گزارے گئے۔ جن مومنین نے پوری دیانتداری کے ساتھ عمل کرتے ہوئے یہ ایام گزارے ان کے لئے خوشی منانے کا یہ بہترین موقع میسر ہے۔ ان قربانیوں اور نیکیوں کے بجالانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے عطا فرمائی تاکہ ہم اُس قادر مطلق کے آگے جھکنے والے بنیں اور اس کی عبادت ہمارا اولین مقصد ہو جو انسان کی پیدائش کا حقیقی مقصد بھی ہے۔

☆ یہ عید حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والوں کے لئے عہدوں اور دعاؤں کا دن ہے۔

☆ اپنی گردنوں کو شیطان سے آزاد کرانے کا دن بھی ہے۔

☆ دعاؤں میں نصرت الہی مانگنے کا دن بھی ہے۔

☆ دعاؤں کے مقبول ہونے کا دن بھی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے جنت کی خوشخبری پانے کا دن بھی ہے۔

☆ اپنے عمل میں خوشی محسوس کرنے کا دن بھی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی مستقل طور پر

ادا نیگی کے لئے عہد کرنے کا اور دعا کرنے کا دن بھی ہے۔

☆ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردنیں جھکانے

کا دن بھی ہے۔

آخر پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پُر معارف نصاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## بیتہ اختلاف خطبات محمد

ہم امن اور سلامتی اور محبت کو دنیا میں قائم کرنے کی باتیں تو بہت کرتے ہیں لیکن حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم خود اس معاملے میں ملوث ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دے کر اس امن اور پیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں جس کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔ پس یہ رمضان کے دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور تقویت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائے ہیں، ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے فتنے کا باعث بن سکتی ہے، اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن

جائے۔ نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی، تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر بھی تم پر رحم ہو، تم سچ سچ اس کے ہو جاؤ تاکہ وہ بھی تمہارا ہو جائے، جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب درویش قادیان اور مولوی محمد احمد ثاقب صاحب کی وفات کا اعلان کیا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## ماہ صیام

مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب، کیلگری

رحمت سے خاص اپنی ماہ صیام بخشا  
رندانِ تشنہ لب کو اک دورِ جامِ بخشا

ماورا اور منعم دونوں ہیں ایک صف میں  
کیا خوب سلسلہ ہے کیسا نظامِ بخشا

اس ماہ میں خدائے محبوب کو حرا میں  
اپنا کلامِ بخشا معجز نظامِ بخشا

ہر لفظ اس کا رحمت ہر حرف میں ہے تسکین  
چارہ درد و کلفت راحت کا جامِ بخشا

قربت کی رہ دکھائی صوم و صلوة دے کر  
جو پاک دل سے آیا اُس کو مقامِ بخشا

طنے کا اپنے بندوں کو دے دیا وسیلہ  
دن کو جو صومِ بخشا شب کو قیامِ بخشا

دل جاں کو پیش کرنے کی شرط اک لگا کر  
ساتی نے میکدے میں پھر اِذِن عامِ بخشا

خالد میں اس کے صدقے مستور کر کے خود کو  
جلوں کو دیکھنے کا جس نے پیامِ بخشا

## کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

## سلسلہ در سلسلہ

مکرم مولانا عطاء الحجیب راشد صاحب  
امام مسجد فضل لندن

مسجد فضل ابتداء تھی، اس کا رتبہ ہے جلی  
سب سے پہلے شہر لندن میں یہی مسجد بنی

حق تعالیٰ سے ملا اس کو انوکھا اک فراز  
سجدہ گاہ اولیں یہ چار اماموں کی ہوئی

ہے جو تاریخ بنائے مسجد بیت الفتوح  
وہ بنائے فضل آئیں اکتوبر ہی تھی

افتتاحی دن بھی دونوں مسجدوں کا ایک ہے  
اس تواریخ پر ہیں شاداں مرد وزن بچے سبھی

ایک نسبت ہوگی مسجد بشارت سے اسے  
دو ائمہ کی دعا ہر دو میں شامل ہوگی

رکھی ناصر نے بنائے مسجد ہسپانیہ  
اور وہ مسجد مکمل، دور طاہر میں ہوئی

حضرت طاہر نے رکھی تھی بنائے ”الفتوح“  
جس کی آ کر حضرت سرور نے تکمیل کی

دردمندانہ دعاؤں سے ہوا جب افتتاح  
کس طرح اک شان سے تاریخ دوہرائی گئی

عظمتوں کے رازداں ہیں منزلوں کے یہ نشان  
جلوہ ہائے رحمت باری ہوئے ہر سو عیاں

سلسلہ در سلسلہ جاری رہے یہ سلسلہ  
مرحلہ در مرحلہ بڑھتا چلے یہ کارواں

طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں  
ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے  
تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان  
کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد  
میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں  
وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت  
ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل  
سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں  
گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت  
کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین  
کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے  
آزاد فرمادے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ  
جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں  
کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم  
بجھوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، بنی نوکری  
میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی  
توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی  
حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں  
حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث  
بنیں۔

خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا  
ہے۔ اس مقصد کے لئے کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا  
پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس  
ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے  
قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی  
تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجانا، سیدہ کاٹون اور لائیڈنسٹر میں  
مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل  
چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ  
ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحسیف کو دوبارہ تعمیر کرنا  
ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی  
ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست  
ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور  
فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے  
مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل  
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر  
کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں  
پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ  
العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد  
ممالک بیرون کی یاد دہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد  
بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس  
ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی



# لازمی چندوں کی اہمیت

خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم خواجہ امتیاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کینیڈا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْضُطُ مِ وَالْيَهُ تُرْجَعُونَ ۝ (سورة البقرة 2: 246)

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھا دے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

حدیث النبوی ﷺ

حضرت خرم بن فاکب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (جامع ترمذی۔ باب فضل النفقة فی سبیل اللہ۔ حدیثہ الصالحین۔ حدیث نمبر 738، صفحہ 697)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔“

(مجموعہ اشہارات، جلد 3، صفحہ 479)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بچت لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی شخص صحیح کرواد اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تاکہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم

نیکیوں میں ترقی کر سکو۔“ (خطبات سرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

لازمی چندہ نہ دینے والوں کے متعلق ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خطبہ جمعہ مورخہ 11 نومبر 1994ء میں فرماتے ہیں:

”سوال یہ کہ اگر جماعت کے چندوں کی ادائیگی نہیں کی جاتی تو ایسے دوستوں سے ذیلی تنظیم کا چندہ لیا جائے یا نہ لیا جائے؟...“

کیونکہ بنیادی اصول یہی ہے کہ وہ شخص جو دائمی لازمی قربانی میں شریک نہیں ہوتا اس سے نوافل قبول نہیں کئے جاتے۔“

اسی طرح فرمایا:

”اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو مولفۃ القلوب کے دائرے سے باہر آچکے ہیں اور ایک دائمی، مستقل، بھروسہ دار بن چکے ہیں نظام کی ان کے لئے یہی ہدایت ہے، یہی جاری ہے اور یہی جاری رہے گی کہ اگر وہ چندہ عام نہیں دیتے اور چندہ وصیت کر کے ادا نہیں کرتے تو ان سے دوسرے طوعی چندے وصول نہیں کئے جائیں گے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9 دسمبر 1994ء، صفحہ 7)

اسی بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے 3 ستمبر 2005ء کو نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں 100 مساجد کے لئے چندہ کی وصولی کا ذکر ہونے پر فرمایا:

”مساجد کے لئے چندہ وصول کرتے ہوئے چندہ عام ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہئے۔“

حضور انور نے فرمایا چندہ دینے والے سے پہلے پوچھا جائے کہ چندہ عام ادا کیا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ادا نہیں کیا تو پھر یہ چندہ جو مساجد کے لئے دے رہا ہے چندہ عام میں ڈالا جائے

کیونکہ چندہ عام کی ادائیگی بہر حال ضروری اور لازمی ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 ستمبر 2005ء، صفحہ 3)

باشرح چندہ ادا نہ کرنے والوں کے بارہ میں ہدایت

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 دسمبر 2009ء کو مجلس مشاورت جرمنی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”چندہ عام لازمی ہے۔ سو مساجد یا دوسرا کوئی چندہ لازمی نہیں ہے پہلے چندہ عام پورا کریں۔ پھر بعد میں دوسرے

چندوں کی ادائیگی ہو۔“

پھر فرمایا:

کہ اپنی آمدن لکھوانے اور چندہ ادا کرنے میں غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر کم ادا کرنا ہے تو اس کی اجازت لے لو۔“

اسی ضمن میں موصیان کے بارہ میں فرمایا:

”موصیان اگر کم آمد لکھواتے ہیں تو اس کی رپورٹ آنی چاہئے۔ اس کی وصیت کینسل ہونی چاہئے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 جنوری 2010ء، صفحہ 5-4)

چندہ نادہندگان کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ

4 نومبر 1949ء میں فرمایا:

”پہلا طریق تو یہی ہے اور اسی کی ہی ہم تم سے امید کرتے ہیں کہ تم محبت اور پیار سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ

ہم نے سارا زور لگا لیا مگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے، اگر سال گذرتا چلا جاتا ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتے تو تم کیوں اس کے

متعلق لمبی امیدیں کرتے چلے جاتے ہو تم کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ وہ مر چکے ہیں اور مرے ہوئے کو بیدار کرنے کی کوشش کرنا ہرگز دانائی نہیں کہلاتی۔...“

# رمضان المبارک

ہے وصلِ خداوندی کے ہیجان کا موسم

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

پھر آیا بڑی شان سے رمضان کا موسم  
چھایا ہے دل و جان پہ ایمان کا موسم  
پھر یاد خداوندی کی گھر آئیں گھٹائیں  
ہے نشے میں دھت بادۂ عرفان کا موسم  
پھر سحری و افطاری کے ہونے لگے چرچے  
ہر سمت اتر آیا ہے قرآن کا موسم  
سر رکھ دئے دلہیز پہ بخشش کی طلب میں  
آنکھوں سے رواں اشکِ پشیمان کا موسم  
جو بس میں ہے کر گزریں بتوفیق الہی  
ہے وصلِ خداوندی کے ہیجان کا موسم  
در کھل گئے جنت کے، ہوئے قید شیاطین  
خوش بختی ہے یہ درد کے درمان کا موسم  
مولا تو مرا ہو جا۔ مجھے اپنا بنا لے  
ہے عفو و کرم، لطف کا احسان کا موسم

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

بشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں 20 دسمبر 2009ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کی ایک روزہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔

حضور انور نے عہدیداران کو باقاعدہ اور باشرح چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”یہ عہدیداران کا کام ہے کہ وہ کریں اور اس میں اپنے نمونے پہلے دکھائیں۔ اگر آپ لوگ اپنے نمونے نہیں دکھائیں گے تو کوئی آپ کی بات نہیں مانے گا۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ-22 جنوری 2010ء صفحہ 5)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 مئی 2007ء کے خط میں تحریر فرمایا کہ:

”پس آئندہ سے ماہوار کمانے والے جو عہدیدار بھی 2 ماہ سے زیادہ کے بقایا دار ہوں انہیں ان کے عہدوں سے فارغ کر کے وہاں نیا انتخاب کرائیں۔“

مذکورہ بالا ہدایات کی روشنی میں تمام متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ تمام کمانے والے مرد اور خواتین کو باقاعدہ اور باشرح چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے 30 جون کو ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں، چندہ عام، چندہ وصیت (اگر موصی ہیں) اور چندہ جلسہ سالانہ، کا فوری جائزہ لیں اور جلد از جلد اپنے بقایا جات ادا کریں۔

یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ بھی لازمی چند ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود جاری فرمایا تھا۔ اس کو بھی شرح کے مطابق ادا کرنا چاہئے۔ نیز وہ تمام بہنیں اور بچیاں جو کماتی ہیں، ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کریں۔

اسی طرح ان والدین سے، جن کے بچے برسر روزگار ہیں، گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں معیاری مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی زیادہ رحم دل ہو کہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے مجھے کتنی کہلائے۔“

یہ ایک تیسری بات ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ جماعت کی اصلاح کا ایک آسان طریق ہے۔ جب اس طریق کو تم اختیار کرو گے تو تمہیں نظر آنے گا کہ جو لوگ غافل ہیں وہ سارے کے سارے بے ایمان نہیں وہ بھی ایماندار ہیں۔ صرف ان کے دلوں پر زنگ لگا ہوا ہے جب وہ جماعت سے خارج کئے جائیں گے تو ان میں سے کم سے کم آدھے ضرور واپس آئیں گے اور توبہ کریں گے۔ پھر تمہارا چندہ بھی بڑھ جائے گا، تمہاری شان بھی بڑھ جائے گی۔ تمہارے اندر کام کرنے والے آدمی بھی بڑھ جائیں گے۔“

(خطبات محمود، جلد 50، صفحہ 375-377)

سیکرٹریان مال کو ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 اگست 2013ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”پس سیکرٹریان مال کو اس طریق پر فراہو جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے کہ تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے جب مالی قربانی ہو۔ اس طرح مربیان کو بھی اس بارے میں جب بھی موقع ملے، نصیحت کرنی چاہئے، اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔ پس ہر سطح پر سیکرٹریان مال کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ سیکرٹریان مال کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہر فرد تک ان کی ذاتی approach ہو۔ ...“

سیکرٹریان مال اس بات سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے کہ ہم نے ذیلی تنظیموں کو کہا تو انہوں نے ہماری مدد نہیں کی۔ یہ ذمہ داری ان (یعنی سیکرٹریان مال) کی ہے اور انہی کو نبھانی پڑے گی۔ سیکرٹریان مال کا کام ہے کہ ہر مقامی سطح پر، ہر گھر تک پہنچنے کی کوشش کریں۔“

اسی طرح فرمایا:

”بعض سیکرٹریان مال کی شکایت مجھے یہاں بھی پہنچی ہے کہ ان کے اپنے چندے معیاری نہیں ہیں۔ اگر اپنے چندے معیاری نہیں ہوں گے تو دوسروں کو کیا تلقین کر سکتے ہیں۔“

(خط و کالت مال لندن مورخہ 17 اگست 2013ء)

عہدیداران کو باشرح اور باقاعدہ چندہ ادا کرنے کی ہدایت



# رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

## صدقۃ الفطر

☆ فدیہ کی شرح کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

☆ کینیڈا میں فطرانہ کی شرح تین ڈالر فی کس ہے۔

☆ اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم پانچ ڈالر فی کس عید فطر ادا کرنا چاہئے۔ عید فطر بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فطر وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو ایشیائے خورد و نوش اور اخراجات عید اور پارچات وغیرہ ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔

اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فطر وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

## زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پچھوتہ نمازوں کو ایسے خوف اور

حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو

اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے

ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے

زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح - روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر ان پر

زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔ ان پر

اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی

وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر

زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

## جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمد للہ۔

## لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور

جتنا تم بچت لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن

ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس

سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ

تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح

کرو اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تاکہ تمہاری

حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔“

(خطبات مسرور - جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔

ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

## چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہمراہ باقاعدگی سے ادا نہیں

کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے

سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

## مالی سال کا اختتام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہوا چاہتا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد لازمی چندہ جات سونی صدا فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش اور عند اللہ ماجور ہوں۔

## نیشنل مساجد فنڈ

جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس

سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ

پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجانا، سیڈ کالون اور لائیڈسٹر میں مساجد

زیر تعمیر ہیں اور بریمنٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس

کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد

بیت الحسیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً

23 ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں جماعت کو آپ کے تعاون اور قربانی کی

ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ پہلے سے بڑھ

کر قربانیاں پیش کریں گے تا خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اس

کے انعامات حاصل کرنے والے ہوں۔

## رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان

میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپ تیز

ہواؤں سے بھی زیادہ جو دوغٹا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری - کتاب بدالوجی، حدیث نمبر 5)



# جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ

مرتبہ: فضل اللہ منیب، متعلم درجہ مہمدہ

ماہ اپریل

علمی و تحقیقی سیمینار

مورخہ 16 اپریل 2016ء کو درجہ خامسہ کے طالب علم مصور احمد نے ”حضرت محمد ﷺ بحیثیت ایک حاذق طبیب“ کے عنوان پر سیمینار پیش کیا۔

ہفتہ وار سیمینار

طلباء کے علمی معیار کو بہتر بنانے اور ان کی صلاحیتوں کو صیقل کرنے کے لئے مختلف فیلڈز سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کو جامعہ میں لیکچر کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس ماہ جامعہ میں تشریف لانے والے علماء نیز لیکچرز کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

لیکچرار

عنوان	لیکچرار
اپنے حالات زندگی اور ایران میں انقلاب اور اس کا شہریوں پر اثر	عزت مآب رضامیدی صوبائی وزیر تعلیم (Ontario)
بھائی چارہ	سکھ حضرات

سالانہ تقریب تقسیم اسناد و انعامات

سال 2015-2016ء کے علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ماہ ستمبر میں ہوا۔ جامعہ میں مقابلہ جات کے لئے طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو 4 گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ ٹیوٹوریل گروپس ہفتے میں ایک دن اپنی میٹنگ منعقد کرتے ہیں جس میں طلباء مقابلہ جات کی تیاری نیز دیگر مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ ٹیوٹوریل گروپوں کے نام مع گروپ نگران درج ذیل ہیں۔

دیانت گروپ	پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب
امانت گروپ	پروفیسر آصف خان صاحب
رفاقت گروپ	پروفیسر فرحان حمزہ قریشی صاحب
شجاعت گروپ	پروفیسر حبیب الرحمن صاحب

اس سال بھی جامعہ احمدیہ کینیڈا میں انفرادی و اجتماعی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، زبان اردو، عربی و انگریزی، فی البدیہہ تقریر، زبان اردو، انگریزی و عربی

مضمون نویسی، زبان اردو، انگریزی و عربی شامل ہیں۔ اجتماعی مقابلہ جات میں ہر گروپ سے 4 طلباء پر مشتمل ایک ٹیم نے شرکت کی۔ ان مقابلہ جات میں بیت بازی، روحانی خزانہ کوئز اور قصیدہ کے مقابلہ جات شامل تھے۔ روحانی خزانہ کوئز کے لئے اس سال تھم گولڈ ویڈیو اور نزول المسح منتخب کی گئی تھیں۔ انفرادی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر 3 پوائنٹس، دوم کو 2 پوائنٹس اور سوم پوزیشن حاصل کرنے پر ایک پوائنٹ گروپ کو دیا جاتا ہے۔ جب کہ اجتماعی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر 5 پوائنٹس، دوم کو 3 پوائنٹس اور سوم پوزیشن حاصل کرنے پر ایک پوائنٹ دیا جاتا ہے۔ ان مقابلہ جات میں سب سے زیادہ پوائنٹس حاصل کرنے والے گروپ کو علمی ریلی کا فاتح قرار دیا جاتا ہے نیز سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں خصوصی ٹرائی کا مستحق قرار پاتا ہے۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات کی تیاری

طلباء جامعہ احمدیہ اس سالانہ تقریب کی تیاری جانفشانی و محنت سے کرتے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اس تقریب کی مکمل تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور رئیس الجمعية العلمیہ مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب کی نگرانی میں طلباء نے انعامات کی تیاری، سٹیج کی تیاری، طاہر ہال کی تیاری و تزئین و زیبائش جس میں کارپٹ بچھانا، کرسیاں لگانا، کھانے کے ٹیبل لگانا، بے (Buffet) ٹیبل لگانا وغیرہ جیسے کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد 2 اپریل کو ایون طاہر میں ہوا۔ اس تقریب میں والدین طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا و حفظ القرآن سکول کینیڈا، ممبران نیشنل مجلس عاملہ، مربیان سلسلہ، ذیلی تنظیموں کے ممبران مجلس عاملہ، مشن ہاؤس کے تمام رضا کاران، جامعہ احمدیہ میں وقتاً فوقتاً تشریف لانے والے ریسرچ سکارلز، جامعہ احمدیہ کے مختلف شعبوں میں عمومی مدد کرنے والے احباب نیز مقامی جماعت کے عہدیداروں سمیت تقریباً 500 سے زائد مرد و زنان نے شرکت کی۔ اس تقریب کا پہلا حصہ سالانہ مقابلہ تقریر، زبان اردو، انگریزی ہوتا ہے۔ اس مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء درج ذیل ہیں۔

اول	سرمد نوید، متعلم درجہ ثالثہ	دیانت گروپ
دوم	قاسم چوہدری، متعلم درجہ ثانیہ	امانت گروپ

سوم	لبیب شاہ، معلم درجہ ثانیہ	رفاقت گروپ
-----	---------------------------	------------

مقابلہ انگریزی تقریر کے بعد تقریب تقسیم اسناد کا باقاعدہ آغاز مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا کی صدارت میں ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم فطین احمد ریاض معلم درجہ مہمدہ نے کی جس کے بعد ساغر باجوہ معلم درجہ ثانیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم حافظ مجیب الرحمن صاحب نے حفظ القرآن اسکول میں ہونے والے علمی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ الحمد للہ اس سال 8 طلباء نے حفظ القرآن مکمل کیا ہے۔ بعد ازاں مکرم و محترم امیر صاحب جماعت کینیڈا نے ان حفاظ میں اسناد و انعامات تقسیم کئے۔ جس کے بعد نائب رئیس الجمعیۃ العلمیہ مصلح الدین شنبو معلم درجہ خامسہ نے دوران سال جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی مفصل رپورٹ پیش کی اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے گروپ و طلباء کے نام پڑھ کر سنائے۔ بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ گزشتہ سال علمی ریلی امانت گروپ نے جیتی تھی اور اس سال بھی امانت گروپ اپنی پوزیشن قائم رکھنے میں کامیاب رہا۔ اور سال 2016-2015ء کی علمی ریلی کا فاتح قرار پایا۔ امانت گروپ نے اس سال علمی ریلی میں کل 37 پوائنٹس حاصل کئے جس کے بعد دوسری پوزیشن دیانت گروپ نے 21 پوائنٹس لے کر حاصل کی۔ مکرم و محترم امیر صاحب نے امانت گروپ کے انچارج مکرم پروفیسر آصف خان صاحب کو چیمپین ٹرائی پیش کی جس کے بعد امانت گروپ کے تمام طلباء نے محترم امیر صاحب و محترم پرنسپل صاحب کے ساتھ تصویر بنوائی۔

انفرادی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے پر گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی دوسری مرتبہ بہترین طالب علم کا اعزاز امانت گروپ کے مصلح الدین شنبو معلم درجہ خامسہ کے حصے میں آیا۔

### اظہار تشکر

انعامات کی تقسیم کے بعد مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ احباب نے جس طرح اس تقریب میں شامل ہو کر طلباء کا حوصلہ بڑھایا ہے اس کے لئے ہم ممنون ہیں۔ یہ بچے جماعت کا مستقبل ہیں اور آپ کے اور جماعت کے بچے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی بچے ہیں اور آپ کی دعاؤں کے ثمرات اور آپ کے وجود کی سرسبز شاخیں ہیں۔ اس لئے ان طلباء کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔

### محترم امیر صاحب کا خطاب

مکرم پرنسپل صاحب کے خطاب کے بعد مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے اختتامی کلمات میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل صاحب نیز انتظامیہ کو کامیاب تقریب منعقد کرنے پر مبارک باد دی۔ نیز طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اپنا منصب اور مقام یاد رکھیں آپ نے آئندہ بڑی بڑی ذمہ داریاں اٹھانی ہیں خود کو اس کے لئے تیار کریں۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام عمل میں آیا

### تقریب عشا ئیہ

اس کے بعد نماز مغرب و عشا کا وقفہ تھا۔ وقفہ کے بعد شاطین کی خدمت میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے عشا ئیہ پیش کیا گیا۔

### پکنک

مورخہ 18 اپریل 2016ء بروز سوموار صبح ناشتے کے بعد تقریب 9 بجے ہوئی جامعہ احمدیہ میں طلباء کی حاضری لی گئی۔

جس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا و حفظ القرآن اسکول کے تمام طلباء و اساتذہ پر مشتمل قافلہ پین و بیج سے حدیقہ احمد بریڈ فورڈ کے لئے روانہ ہوا۔ قافلہ کے لئے اساتذہ اور بعض طلباء کی گاڑیاں استعمال کی گئی تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ حدیقہ احمد پانچا۔ موسم بہت خوشگوار تھا، تمام طلباء اور اساتذہ کرکٹ، امریکن فٹ بال، باسکٹ بال اور ساکر کے کھیل سے محظوظ ہوتے رہے۔ کرکٹ میں جامعہ اسٹاف کے نمبر مکرم راجیل احمد صاحب نے تیز بالنگ کے جوہر دکھائے۔ طلباء و اساتذہ کے لئے پھولوں، ڈرنکس اور دیگر ریفرشمنٹس کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دوپہر کے کھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے باورچی (Cook) مکرم خالد احمد صاحب اور ان کے معاون مکرم منیر احمد صاحب نے طلباء کے لئے خصوصی (BBQ) باربی کیو کا انتظام کیا تھا۔ کھیلوں سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً 12:00 بجے طلباء و اساتذہ نے مل کر کھانا کھایا اور BBQ سے لطف اندوز ہوئے۔ بعد ازاں دو بجے کے قریب 2 حدیقہ احمد کے میدان میں ہی نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

اس کے بعد طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی اساتذہ کے ساتھ ایک خصوصی نشست ہوئی جس میں طلباء نے نظمیوں اور نعتیں سنائیں۔ بعض طلباء نے اردو زبان کے معروف شعراء کی غزلیں ترنم کے ساتھ پیش کیں نیز بعض نے لطائف سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس نشست کی سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ طلباء نے دوران سال جامعہ میں پیش آنے والے بعض خوشگوار واقعات کا تذکرہ کیا نیز اساتذہ کے ساتھ وابستہ یادوں کا تذکرہ کر کے لطف اندوز ہوئے۔ یہ نشست تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس کے بعد طلباء دو بارہ کھیلوں میں مصروف ہو گئے۔ شام ساڑھے 6 بجے قافلہ پین و بیج کے لئے روانہ ہوا اور بخیر و عافیت واپس پہنچ گیا۔ الحمد للہ علی ذاک

### دیگر مصروفیات

- 1- 19 اپریل 2016ء کو خدام الاحمدیہ کے تحت منعقد ہونے والے نیشنل اجلاس عام میں طلباء نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک طالب علم نے نظم پڑھی جب کہ اجلاس کی ایک تقریر بھی طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔
- 2- مجلس مشاورت کینیڈا 2016ء کی تیاری و انعقاد، ٹرانسپورٹ اور قیام و طعام وغیرہ کے سلسلہ میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اکثر طلباء نے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔
- 3- 2 مئی 2016ء سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے درجہ مہمدہ سے درجہ خامسہ تک کے طلباء کے دوسرے مرحلے کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ تمام طلباء کی کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔







# دورانِ سالِ قرآنِ کریم حفظ کرنے والے خوش نصیب طلباء

حفظ القرآن سکول، جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل مغربی ممالک میں 19 ستمبر 2011ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں یہ پہلا حفظ القرآن سکول کا قیام عمل میں آیا۔ الحمد للہ اب تک سکول طہذا سے 21 طلباء قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ دورانِ سالِ حفظِ مکمل کرنے والے 9 طلباء کا مختصر تعارف بشرطِ دعا پیش خدمت ہے۔ ان طلباء کو انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر اسناد دی جائیں گی۔

	نام حافظ ماہر احمد ولدیت طاہر احمد صاحب جماعت وڈ برنج تمکیل حفظ 22 مارچ 2016ء دورانیہ 3 سال، 6 ماہ		نام حافظ راغب احمد کھوکھر ولدیت قمر کھوکھر صاحب جماعت براہمپٹن تمکیل حفظ 17 نومبر 2015ء دورانیہ 3 سال، 2 ماہ
	نام حافظ حزیم احمد ولدیت نسیم آفتاب صاحب جماعت پیس ویلج تمکیل حفظ 25 مارچ 2016ء دورانیہ 3 سال، 6 ماہ		نام حافظ البصیر احمد ولدیت وقار احمد صاحب جماعت ویسٹن نارٹھ ایسٹ تمکیل حفظ 11 جنوری 2016ء دورانیہ 2 سال، 4 ماہ
	نام حافظ طلحہ احمد ولدیت مبین احمد صاحب جماعت بریڈ فورڈ تمکیل حفظ 2 اپریل 2016ء دورانیہ 3 سال، 6 ماہ		نام حافظ جری اللہ خان ولدیت ثناء اللہ خان صاحب جماعت مالٹن تمکیل حفظ 19 جنوری 2016ء دورانیہ 2 سال، 4 ماہ، 8 دن
	نام حافظ فاران انجرا ولدیت سیف اللہ انجرا صاحب مرحوم جماعت وان تمکیل حفظ 22 اپریل 2016ء دورانیہ 2 سال، 7 ماہ		نام حافظ فراس احمد چوہدری ولدیت صداقت احمد صاحب جماعت مالٹن تمکیل حفظ 16 فروری 2016ء دورانیہ 2 سال، 5 ماہ
			نام حافظ تفرید احمد ڈوگر ولدیت محمود احمد ڈوگر صاحب جماعت پیس ویلج تمکیل حفظ 10 مارچ 2016ء دورانیہ 2 سال، 6 ماہ

ایسے احمدی احباب جو 1966ء یا اس سے پہلے سے کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا اسپاس سالہ جشنِ تشکر کے تاریخی موقع پر احمدیہ گزٹ کینیڈا میں ان کی جماعتی خدمات سے متعلق مختصر تعارف شائع کرنا چاہتی ہے۔ ایسے احمدی دوستوں اور خاندانوں سے درخواست ہے کہ وہ تاریخی اور یادگاری تصاویر بھی ارسال فرمائیں اور ان کا مختصر تعارف یعنی Caption بھی ہو۔ اس سلسلہ میں مکرم مبارک احمد قاضی صاحب سے فون پر یا ای میل سے جلد از جلد رابطہ فرمائیں۔

Email: early ahmadiof canad@gmail.com - Cell: 647-770-3868

# کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے پچاس سال مکمل ہونے کے موقع پر سٹی ہال آٹوا میں گولڈن جوبلی کی ایک شاندار تقریب

کی کینیڈا میں خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے عقائد اور عمل سے امن کی مثال قائم کی ہے۔

وزیر اعظم کینیڈا Hon. Justin Treadue کا پیغام

General Andrew B. Leslie کینیڈا کے وزیر

اعظم Hon. Justin Treadue کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ وزیر اعظم نے خط میں جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنے motto محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، اور عالمی بھائی چارے سے پہچانی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سنگ میل پر کینیڈینز کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

اس پروگرام کے بعد Hon. General Andrew B. Leslie

نے House of Commons میں بھی اپنے

بیان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ ان کے اس بیان کی تفصیل علیحدہ دی جا رہی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ اس پروگرام کے باہر کئی نتائج پیدا کرے۔

حاصل کرنے میں عظیم الشان خدمات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنے عمل اور initiatives اور اقدامات کے ذریعہ سے اسلام کی وضاحت کرتی ہے۔

وفاقی وزیر Hon. Amarjeet Sohi کا خطاب

Hon. Amarjeet Sohi, Minister of

Infrastructure and Community نے اس تقریب پر مبارکباد پیش کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے مختلف مذاہب، تہذیب اور زبانوں کے لوگوں کو جمع کرتی ہے اور مختلف مذاہب کے درمیان dialog یعنی بات چیت کو فروغ دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس قسم initiatives اور اقدامات سے کینیڈا میں ایک multicultural society قائم ہوتی ہے۔

Hon. General Andrew B. Leslie

Chief Whip کا خطاب

اس تقریب پر Hon. General (Rtd.) Andrew

Brooke Leslie, Chief Whip نے جماعت احمدیہ

مورخہ 5 اپریل 2016ء کو آٹوا جماعت کو کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے پچاس سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کی میزبانی آٹوا شہر کے میئر Jim Watson نے آٹوا City Hall میں کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے تقریب بہت کامیاب ہوئی۔ اس تقریب میں ایک سو سے زائد غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں مذہبی راہنما، سیاست دان، وکلاء، پولیس اور فوج کے افسران، پروفیسرز اور میڈیا کے افراد شامل تھے۔

آٹوا کے میئر Jim Watson کا خطاب

اس تقریب کے میزبان آٹوا شہر کے Mayor نے اپنے پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کینیڈا کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ کینیڈا میں سب سے پہلے قائم ہونے والی اسلامی تنظیموں میں سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کے حقوق کی پاس داری، اقلیتوں اور دیگر مذاہب کی آزادی، عورتوں کو بااختیار کرنے اور ان کی تعلیم





# اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوا یا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

## ولادتیں

### ☆ نائل رہیب محمود

24 اپریل 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عدنان محمود صاحب و محترمہ شائکہ بشر صاحبہ، ڈرامہ جماعت کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام نائل رہیب محمود تجویز ہوا ہے۔  
عزیزم نائل سلمہ، مکرم اولیس اکمل کھوکھر صاحب اور محترمہ عفت اولیس صاحبہ، ڈرامہ جماعت کے پوتے اور مکرم نذیر احمد بشر صاحب اور محترمہ پروین بشر صاحبہ، ریکسڈیل جماعت کے نواسے ہیں۔ یاد رہے کہ نومولود کا تعلق گوجرانوالہ کے شہداء کے خاندان سے ہے۔

### ☆ ایان یوسف طاہر

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق احمد طاہر صاحب اور محترمہ عظمیٰ طاہر صاحبہ، وڈبرج کو مورخہ 19 مئی 2016ء بروز جمعرات بیٹی زارا طاہر سلہا کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ”ایان یوسف طاہر“ تجویز ہوا ہے۔ بچہ ماشاء اللہ تحریک وقفہ نو میں شامل ہے۔

عزیزم ایان سلمہ، مکرم کریم احمد طاہر صاحب پراپٹی مینجیر احمدیہ ایوڈ آف پیس اور محترمہ امۃ الرقیق طاہرہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا پوتا اور مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب مرحوم مشنری آٹواہ اور محترمہ امۃ انصیر صاحبہ کا نواسہ ہے۔  
ادارہ اس ولادت کے موقع پر نومولود ایان سلمہ کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنت سے نوازے۔ آمین

## دعائے مغفرت

### نماز جنازہ حاضر

### ☆ محترمہ خالدہ بشری صاحبہ

27 اپریل 2016ء کو محترمہ خالدہ بشری صاحبہ اہلیہ مکرم سید بشر احمد صاحب، مس ساگا 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔  
إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔  
مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور صحابی حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ مس ساگا کے فرائض انجام دینے کی توفیق ملی۔

مرحومہ نے شوہر کے علاوہ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم سید فہد احمد صاحب، مس ساگا، مکرم سید طاہر احمد صاحب، اوک ول، مکرم سید محمد احمد صاحب، میکسیکو اور ایک بیٹی محترمہ ماریہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نصر اللہ انصر صاحب، مارہم یادگار چھوڑے ہیں۔  
29 اپریل 2016ء کو مسجد بیت الحمد مس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد فضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد بریچٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔

ادارہ اس سانحہ ارتحال کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

### ☆ محترمہ نذیرا بیگم صاحبہ

8 مئی 2016ء کو محترمہ نذیرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل محمود شیخ صاحب مرحوم، وڈبرج جماعت 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔  
إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم شیخ شاہد محمود صاحب، یو کے، مکرم شیخ زاہد محمود صاحب وڈبرج، مکرم شیخ راشد محمود صاحب، وان ساڈتھ اور ایک بیٹی محترمہ شیخ قدسیہ وحید صاحبہ، وان نارٹھ یادگار چھوڑے ہیں۔

### ☆ مکرم سعید احمد منظور صاحب

8 مئی 2016ء کو مکرم سعید احمد منظور صاحب، بریچٹن فلاور ٹاؤن 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت پیر فیض احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔  
مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم بشر احمد صاحب، بریچٹن، ایک بیٹی محترمہ نبیلہ طاہر صاحبہ، یو کے اور چار بہنیں محترمہ ثریا بیگم صاحبہ، محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اور محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ بریچٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

9 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مذکورہ بالا دونوں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور اگلے روز 10 مئی 2016ء کو نیشنل قبرستان میں محترمہ نذیرا بیگم صاحبہ کی قبر تیار ہونے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

اور اسی روز بریچٹن میموریل گارڈن قبرستان میں مکرم سعید احمد منظور صاحب کی قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد فضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے دعا کروائی۔

### ☆ محترمہ امۃ السلام کبریٰ صاحبہ

8 مئی 2016ء کو محترمہ امۃ السلام کبریٰ صاحبہ، ویسٹرن نارٹھ ایسٹ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حضرت خواجہ نایک دین بیکھواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی بہن تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم عابد رشید خواجہ صاحب، یو کے، مکرم ساجد رشید خواجہ صاحب، ٹورانٹو جماعت، مکرم ماجد رشید خواجہ صاحب، یو کے، مکرم قیصر رشید خواجہ صاحب سری لیکا، مکرم ساگر رشید خواجہ صاحب، ٹورانٹو جماعت اور ایک بیٹی محترمہ عابدہ مسعود صاحبہ، ٹورانٹو جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

13 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ کے بعد نیشنل قبرستان میں ان کی قبر تیار ہونے کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کروائی۔

### ☆ مکرم طاہر احمد ملک صاحب

21 مئی 2016ء کو مکرم طاہر احمد ملک صاحب، وان نارٹھ 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

23 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 24 مئی کو نیشنل قبرستان میں ان کی قبر تیار ہونے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

نماز جنازہ اور تدفین کے مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کو مختلف عہدوں پر جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ناظم بازار ہوتے تھے۔

حصولِ علم کا شوق تھا۔ آپ نے حال ہی میں ایم بی اے کیا۔ اور اب قانون کی ڈگری حاصل کرنا چاہتے تھے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے جنرل سیکرٹری آفس میں شعبہ Human Resources کے انچارج تھے۔ آپ خلافت کے فدائی، نیک صالح، ہمدرد و خیر خواہ، محنتی، لائق فائق، باصلاحیت اور مخلص رضا کار تھے۔

آپ مکرم ملک حفیظ الرحمن صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب، بریمپٹن کے داماد تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فرحت ملک صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ماہر احمد ملک صاحب، ایک بیٹی محترمہ ماہرہ احمد ملک صاحبہ، دو بیٹیاں محترمہ عدرا نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد صاحب، بریمپٹن اور محترمہ مبارکہ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید احمد صاحب، بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ ان کی وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

### نماز جنازہ غائب

محترم مولانا محمد اشرف عارف صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ کینیڈا نے 29 اپریل 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں

نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ محترمہ زکیہ محمود صاحبہ

17 اپریل 2016ء کو محترمہ زکیہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ غلام محمود صاحب مرحوم 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اور واشنگٹن میوریل پارک نیویارک میں دفن ہوئیں۔

آپ مکرم ڈاکٹر اسماعیل ملک صاحب آف پٹنہ، بھاگل پور، انڈیا کی صاحبزادی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر الہی بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کو بحجۃ اماء اللہ نیویارک میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں محترمہ ثقیہ محمود صاحبہ، نیویارک اور محترمہ سلمہ بشیر الدین صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین صاحب، Massachusetts یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، محترمہ ڈاکٹر فیضیہ کریم عزیز صاحبہ، رحمت نڈال اور اور مکرم الم احمد ملک صاحب، نیویارک کی پھوپھی تھیں۔ ان کے اور بھی کئی اعزہ و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

### ☆ مکرم ڈاکٹر ارشد محمود قاضی صاحب

19 اپریل 2016ء کو مکرم ڈاکٹر ارشد محمود قاضی صاحب، ملتان 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، محترمہ سلسلی صداقت قاضی صاحبہ ٹورانٹو کے تالیازاد بھائی تھے۔

مرحوم، مکرم قاضی محمد املحی بک صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، دو بیٹے مکرم خالد محمود قاضی صاحب اور مکرم ڈاکٹر ناصر محمود قاضی صاحب جو امریکہ میں مقیم ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔

### ☆ مکرم رشید احمد صاحب

24 اپریل 2016ء کو مکرم رشید احمد صاحب لاہور میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، مکرم بشیر احمد صاحب، پیس ویج نارٹھ کے بھائی تھے۔

13 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے

محترمہ امۃ السلام کبریٰ صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ مکرم محمد صغیر صاحب

23 اپریل 2016ء کو مکرم محمد صغیر صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب، کوٹلی آزاد کشمیر 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، مکرم محمد لطیف صاحب، ویسٹن نارٹھ کے ماموں زاد بھائی اور، بہنوئی تھے۔

### ☆ محترمہ ریحانہ انور صاحبہ

29 اپریل 2016ء کو محترمہ ریحانہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ میر صاحب، مانچسٹر یوکے 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترمہ تانیہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالقرنین احمد صاحب، ہملٹن نارٹھ جماعت کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے آمین۔

## درخواست برائے تصاویر

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا انٹرنیشنل مساجد فنڈ کی مالی تحریک میں حصہ لینے والے بچوں کی تصاویر شائع کر رہا ہے۔ جن بچوں نے مساجد فنڈ کی مالی تحریک میں محترم امیر صاحب کو عطیات دئے ہیں لیکن ان کی تصاویر ابھی تک شائع نہیں ہوئیں، ان سے درخواست ہے کہ محترم امیر صاحب کے ساتھ کھنچوائی ہوئی اپنی تصاویر بھجوادیں اور اپنے بچے کا نام معہ حلقہ بھی لکھیں تاکہ ان کی تصاویر گزٹ میں شائع کی جاسکیں۔

## برائے فروخت

ایک کنال پلاٹ۔ سیکٹر B۔ اسلام آباد 2 - DHA

قیمت: 1 کروڑ 70 لاکھ پاکستانی یا تقریباً

2 لاکھ 12 ہزار کینیڈین ڈالرز

رابطہ کے لئے:

تعمیرات: فون نمبر 011 92 346 5476488